عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد نمبر ۲۸	۴ تا ۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ یکم تا ۷ مارچ ۲۰۰۹	شمارہ نمبر ۹

غار حرا سے پھیلنے والی روشنی

ختم نبوت کوئز پروگرام

عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ

قادیانی ارتداد

زندقہ اور گستاخیاں

website: http://www.khatm-e-nubuwat.com.pk
Emial: editorkn@yahoo.com

website: http://www.khatm-e-nubuwat.org
http://www.khatm-e-nubuwat.com

مولانا سعید احمد جلالپوری

موسیقی حرام ہے

محمد شاہد آرائیں، نوابشاہ

س:...... موسیقی کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ نیز ایسی موسیقی سننا جس میں گھٹیا کلمات شامل نہ ہوں اور تیز جھنکار بھی؟

ج:...... موسیقی حرام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں موسیقی کو مٹانے اور اس کے آلات توڑنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں، اس لئے موسیقی کسی قسم کی سننا ناجائز ہے۔

بغیر وضو کے قرآنی آیات یا دعا کا پڑھنا

س:...... کیا بغیر وضو کوئی سورۃ یا دعا پڑھ سکتا ہے؟ سفر پر جاتے ہوئے دعائے سفر پڑھ سکتا ہے؟ جبکہ اس کا وضو نہ ہو۔

ج:...... جی ہاں! بغیر وضو کے قرآن کریم کو ہاتھ لگائے بغیر قرآنی آیات کا پڑھنا جائز ہے، اسی طرح دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ البتہ ناپاکی یعنی حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں قرآن کریم اور قرآنی آیات کو زبانی بھی نہیں پڑھ سکتے، البتہ قرآنی دعائیں جو بطور دعا پڑھی جاتی ہیں جیسے بسم اللہ، اعوذ باللہ، ربنا آتنا فی الدنیا وغیرہ اس حالت میں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

قرضہ حسنہ کی تعریف

سید شاہ عالم زمرد، راولپنڈی

س:...... قرضہ حسنہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اگر کسی آدمی سے قرضہ حسنہ لیا جائے تو کیا واپسی لازمی ہوتی ہے؟

ج:...... قرض ہوتا بھی وہی ہے جس کی واپسی ہر حال میں کی جاتی ہے، قرض حسنہ کو حسنہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس پر قرض دینے والے کو حسنہ اور نیکی ملتی ہے۔ قرض حسنہ کی تعریف کہ قرض خواہ جب بھی قرض کا مطالبہ کرے ہنس کر ٹال دیا جائے، خالص جاہلانہ ہے۔

غیر مسلم پڑوسیوں کے حقوق

نواب شاکر شاہوانی، کوئٹہ

س:...... غیر مسلم پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں؟

ج:...... ان کے ساتھ حسن سلوک اور حسن اخلاق کا برتاؤ کیا جائے، ان کے دکھ درد میں ان کی مدد کی جائے، ان کو مالی اور اخلاقی مدد کی ضرورت ہو تو ممکنہ حد تک مدد کی جائے، بشرطیکہ وہ زندیق نہ ہوں، اسی طرح ان کو ایمان واسلام کی سلیقہ اور محبت وپیار سے دعوت دی جائے۔

س:...... اہل کتاب، غیر مسلم پڑوسیوں کے دکھ سکھ میں شرکت اور انہیں اپنے مذہبی تہواروں اور شادی بیاہ کی خوشیوں میں مدعو کرنا کہاں تک درست ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

ج:...... غیر مسلم اور اہل کتاب پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور حسن خلق کا معاملہ جائز ہے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونا اور ان کی تعزیت کرنا بھی جائز ہے، البتہ ان کے جنازہ یا موت میت کی غلط رسومات یا افعال شرکیہ اور افعال ممنوعہ میں شرکت ناجائز ہے۔ اسی طرح اگر وہ کسی مدد اور تعاون کے مستحق ہوں تو ان کی مدد اور تعاون کرنا بھی جائز ہے، مگر ان کے مذہبی معاملات، تہواروں میں شرکت نہ کی جائے۔ اسی طرح ان کے ساتھ میل جول اور معاملات بھی، بشرطیکہ وہ زندیق نہ ہوں، جائز ہیں۔ ہاں اگر وہ قادیانی اور زندیق ہوں، یعنی اپنے کفریہ عقائد کو اسلام باور کراتے ہوں تو ان کے ساتھ میل جول اور معاملات شرعاً ناجائز اور حرام ہوں گے۔ لہٰذا غیر زندیق غیر مسلموں اور اہل کتاب کو اپنے مذہبی تہواروں میں بغرض دعوت بلایا جاسکتا ہے، مگر یہ بات پیش نظر رہے کہ وہ مسلمانوں کے دین و ایمان اور عادات واطوار پر اثر انداز نہ ہوں۔ اگر اس کا اندیشہ ہو یا کفر سے عداوت میں کمی آنے کا امکان ہو تو اجتناب ہی کیا جائے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۸ — ۴ تا ۱۰/ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷/ مارچ ۲۰۰۹ء — شمارہ: ۹

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مایوسی کی نہیں، ہمت کی ضرورت	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ	۷	علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ
غار حرا سے پھیلنے والی روشنی...	۱۱	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
نعت شریف	۱۴	مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی
اطاعت والدین اور حسن سلوک...(۲)	۱۵	حکیم محمود احمد ظفر
عالم آفتاب میں تیرے ظہور سے فروغ	۱۹	محمود جمال
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
ختم نبوت کورس پروگرام	۲۷	رپورٹ: مولانا ابو محمد قاضی

زرتعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۹۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک- ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

اُمیدوں کا کوتاہ ہونا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے ایک حصے کو پکڑ کر (اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ میرے کندھے کو پکڑ کر) فرمایا: دُنیا میں اس طرح رہو گویا بے وطن اجنبی ہو بلکہ (اس سے بڑھ کر یوں سمجھو کہ گویا تم) راستہ طے کرنے والے مسافر ہو، اور اپنے آپ کو اہلِ قبور میں سے شمار کرو۔ حضرت مجاہدؒ کہتے ہیں کہ: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم صبح کرو تو تمہارے دل میں شام کا خیال نہیں آنا چاہئے، اور جب شام کرو تو تمہارے دل میں صبح کا خیال نہیں آنا چاہئے، اور بیماری سے پہلے اپنی صحت سے اور موت سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ حاصل کرلو، کیونکہ اے بندۂ خدا! تم نہیں جانتے کہ کل کو تمہارا کیا نام ہوگا؟ (زندہ کہلاؤگے یا مُردہ؟)۔''

(ترمذی، ج:۲، ص:۵۷)

آخرت سے غفلت اور طاعت وعبادت میں سستی وکوتاہی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آدمی دُنیا میں اس طرح جی لگا کر بیٹھ جاتا ہے گویا اسے بس یہیں رہنا ہے، اس ویرانۂ دُنیا کو آباد کرنے کے لئے ہزاروں تجویزیں سوچتا ہے، بیسیوں منصوبے بناتا ہے، اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھتا ہے، آخرت کا تصور ان خیالی آرزوؤں میں دَب کر رہ جاتا ہے اور آدمی کی حالت دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس کو فرشتۂ اَجل کا کبھی سامنا نہیں ہوگا:

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا، پَل کی خبر نہیں!

شیخ چلّی کا قصہ مشہور ہے، جسے لطیفے کے طور پر سن کر ہم ہنسا کرتے ہیں، لیکن غور کیجئے تو ہم میں سے ہر شخص شیخ چلّی ہے، جو خیالی دُنیا میں مگن ہوکر طویل المیعاد منصوبے بناتا ہے، لیکن موت کی ٹھوکر ہمارے خیالاتی شیش محل کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے، اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طولِ اَمل اور خیالی منصوبہ بندی کا علاج تجویز فرمایا ہے، اور وہ مراقبۂ موت ہے۔

اس ارشادِ نبوی کے مطابق ایک مؤمن کو دُنیا میں اس طرح رہنا چاہئے گویا وہ اجنبی مسافر ہے۔ جو شخص چندروز کا ویزا لے کر کسی غیر ملک میں ضروری کام سے گیا ہو، اس کی حیثیت اس ملک میں اجنبی مسافر کی ہوگی، اگر وہ اپنے کام سے غافل ہوکر اس ملک کی تعمیر و ترقی اور وہاں کی دل فریبیوں میں دلچسپی لینے اور لمبے لمبے منصوبے سوچنے لگے تو یہ اس کی حماقت ہوگی، اسے وقتِ مقررہ پر وہاں سے بہرحال کوچ کرنا ہوگا، اور اس کے سب خیالی منصوبے نہ صرف یہ کہ مہمل اور فضول ہوکر رہ جائیں گے، بلکہ جس مقصد کے لئے وہ وہاں گیا تھا اس میں بھی ناکام ہوکر واپس آئے گا۔ ٹھیک یہی کیفیت آدمی کی اس دُنیا میں ہے، وہ یہاں بہت ہی مختصر سی مہلت کے لئے آیا ہے، اور ایک اہم ترین مقصد کی تکمیل کے لئے آیا ہے، اگر اس مقصد سے ہٹ کر وہ یہاں کی اُدھیڑبُن میں وقت ضائع کردے گا تو ''خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ'' کا مصداق ہوگا۔

اور پھر غیر وطن میں جو شخص جاتا ہے گو وہ وہاں کا باشندہ نہیں بلکہ اجنبی ہوتا ہے، تاہم چندے اس کو وہاں قیام کرنا ہے۔ غور کیا جائے تو دُنیا میں انسان کی یہ حیثیت بھی نہیں بلکہ وہ ابتدائے آفرینش سے آخری لمحۂ زندگی تک مسلسل شاہراہِ حیات کا مسافر ہے، ایک لمحے کے لئے بھی اس کا سفرِ حیات منقطع نہیں ہوتا، بلکہ ہر لحہ اسے دُنیا سے موت کی آغوش میں دھکیل رہا ہے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترقی کرکے فرماتے ہیں کہ دُنیا میں اپنے آپ کو صرف اجنبی ہی کی طرح نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اس مسافر کی طرح سمجھو جو جادۂ منزل پر گامزن ہے، اور چونکہ اس سفر کی پہلی منزل موت ہے اس لئے اپنے آپ کو اہلِ قبور کی صف میں شامل سمجھو، آج نہیں تو کل وہاں جاپہنچوگے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مراقبہ تعلیم فرمایا تھا، وہ اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے اپنے شاگرد حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے فرماتے تھے کہ: صبح ہو تو شام کی فکر مت کرو، اور شام ہو تو صبح کی فکر مت کرو، خدا جانے تم صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک یہاں رہوگے بھی یا نہیں؟ صبح ہو تو یوں تصور کرو کہ شاید یہ میری زندگی کی آخری صبح ہو اور آج کے بعد میں سورج کو طلوع ہوتے ہوئے نہ دیکھوں، اور شام ہو تو یہ خیال کرو کہ ممکن ہے یہ شام میری شامِ زندگی ہو، اور اس کے بعد مجھے کوئی شام میسر نہ آئے، کتنے ہی اللہ تعالیٰ کے بندے ایسے ہیں جو موت سے غافل، خوش گپیوں میں مشغول ہیں، حالانکہ ان کا کفن دُھل کر دُکان پر آچکا ہے۔

اور اس مراقبۂ موت کا مقصد یہ ہے کہ جو لمحۂ زندگی جس حالت میں بھی تمہیں میسر ہے اس کو غنیمت سمجھ کر آخرت کی تیاری کرو، بیماری سے پہلے صحت میں اپنا توشہ تیار کرلو، اور موت سے پہلے زندگی کو نیک اعمال سے کارآمد بنالو۔ بندۂ خدا! تمہیں کیا معلوم ہے کہ کل تمہیں کس نام سے پکارا جائے گا؟ تمہارا نام زندوں میں ہوگا یا مُردوں کے رجسٹر میں اندراج کردیا جائے گا؟ لوگ ''مدظلہٗ'' کہہ کر تمہارا نام لیں گے یا ''مرحوم'' کہہ کر تمہیں یاد کیا جائے گا؟

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
پیش زانکہ بانگے برآید فلاں درجہاں نماند

(جاری ہے)

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

مایوسی کی نہیں، ہمت کی ضرورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

یہ انسانی فطرت کا مسلمہ اصول ہے کہ جب کوئی انسان مسلسل مصائب و آلام اور مشکلات و محن سے دوچار یا حالات و واقعات کے جبر و تشدد کا شکار رہے، تو اس کی قوت برداشت اور ذہنی استعداد و صلاحیت حد درجہ متاثر اور کمزور ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ موہوم سی امید پر حد درجہ خوش ہو جاتا ہے تو معمولی سے خلاف توقع معاملہ پر مایوس و ناامید ہو جاتا ہے۔ دیکھا جائے تو یہ انسان کی وہ فطری کمزوری ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم یوں بیان فرمایا ہے:

”ان الانسان خلق ھلوعا اذا مسہ الشر جزوعا و اذا مسہ الخیر منوعاً۔“ (المعارج:۱۹،۲۰،۲۱)

ترجمہ:”بے شک آدمی بنا ہے جی کا کچا، جب پہنچے اس کو برائی تو بے صبرا اور جب پہنچے اس کو بھلائی تو بے توفیقا۔“

یعنی انسان کسی طرف بھی پختگی و ہمت نہیں دکھلاتا، چنانچہ فقر، فاقہ، تنگی، تنگ دستی اور بیماری و سختی میں بے صبر ہو کر گھبرا اٹھتا ہے اور مایوس سا ہو جاتا ہے، اور سمجھنے لگتا ہے کہ بس اب مصیبت سے نکلنے کی کوئی سبیل باقی نہیں رہی، اگر اس کو مال، دولت، عیش، آرام، راحت اور فراخی مل جائے تو اس قدر ست ہو جاتا ہے کہ نیکی کے لئے اس کے ہاتھ تک نہیں اٹھتے۔ کچھ اسی طرح کا معاملہ آج کل دنیا بھر کے ان مسلمانوں کا ہے، جو ایک عرصہ سے اسلام دشمنوں اور خصوصاً امریکا ملعون اور اس کے درندہ صفت صدر، بش کے بدترین مظالم کا شکار چلے آرہے ہیں۔

چنانچہ جب امریکا اور امریکی صدر بش کی درندگی اور سفاکیت کے شکار دنیا بھر کے مسلمانوں کو کسی قدر اس کی امید ہونے لگی کہ امریکا کے صدارتی انتخابات میں بش کی جگہ بارک حسین اوباما کے صدر بننے کے امکانات روشن ہو رہے ہیں، تو وہ توقع کرنے لگے کہ چونکہ بارک حسین اوباما سیاہ فام کے علاوہ مسلمان باپ کا بیٹا ہے، لہٰذا عین ممکن ہے کہ سیاہ فام عیسائی، گورے عیسائی جیسا ظالم نہ ہو، یا وہ گوروں کے مظالم کے شکار سیاہ فاموں اور اپنے باپ کے ہم مذہب مسلمانوں کے ساتھ بش جیسا انسانیت سوز سلوک نہ کرے، یا کم از کم بش کی سی ظلم و ستم اور جبر و تشدد کی تاریخ کو نہ دھرائے، یوں سیدھے سادے مسلمانوں اور دنیا بھر کے مظلوموں نے اس موہوم سی امید اور ظلم و تشدد سے چھٹکارے کی معمولی سی کرن پر اس قدر خوشیاں منائیں کہ ایشیا سے افریقہ تک متعدد ممالک میں بارک حسین اوباما کی کامیابی پر بھنگڑے ڈالے گئے، جلوس نکالے گئے اور اس کے حق میں استقبالی نعرے لگائے گئے۔

دوسری طرف جب بارک حسین اوباما نے امریکی مظالم کی پالیسیوں کے تسلسل کو جوں کا توں رکھنے، مسلمانوں اور دنیا بھر کے مظلوموں کے خلاف اپنے پیش رو بش کے متعین کردہ خطوط سے انحراف نہ کرنے کا عندیہ دیا، تو کچے مزاج کے انسان اور کمزور مسلمانوں نے اس کے بارہ میں ایسی ایسی قیاس آرائیاں شروع کردیں کہ پناہ بخدا!!!

چنانچہ یہاں تک کہا جانے لگا کہ یہ سیاہ فام... بارک حسین اوباما... کہیں وہی نہ ہو، جس کے بارہ میں حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ قرب قیامت میں بیت اللہ کو ڈھانے والا ایک پتلی ٹانگوں والا سیاہ فام اور حبشی ہوگا۔

چنانچہ روزنامہ جسارت ۱۸/ جنوری ۲۰۰۹ء کے میگزین میں ”صدر امریکا اوباما ہی کیوں؟“ میں بھی اس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے، اسی طرح کے غلط اور

ناحق پروپیگنڈا کا تذکرہ کرتے ہوئے معاصر ہفت روزہ ’’ضرب مومن‘‘ کے مشہور کالم نگار مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب نے بھی اس بے جا اور غلط پروپیگنڈا کا نوٹس لیتے ہوئے ’’کہیں یہ وہی تو نہیں؟‘‘ کے نام سے کالم لکھا ہے، ہمارے خیال میں یہ سب کچھ مسلمانوں کی مایوسی، محرومی اور کج مزاجی کا شاخسانہ ہے کہ کچھ دن قبل جس سیاہ فام عیسائی کو انسانیت کے لئے نجات دہندہ تصور کیا جا رہا تھا اور اس کی کامیابی کی خوشی میں بھنگڑے ڈالے جا رہے تھے، اب اسی کے بارہ میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ’’کہیں یہ وہی نہ ہو‘‘ جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ:

’’عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ ویسلبہا حلیتہا ویجردہا من کسوتہا ولکانی انظر الیہ اصیلع افیدع یضرب علیہا بمسحاتہ ومعولہ۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل ص:۲۲۰، ج:۲)

ترجمہ: ’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ’’اہل حبشہ میں سے پتلی پتلی پنڈلیوں والا ایک شخص بیت اللہ کو تباہ کر دے گا، اس کے خزانے کو ضبط کر لے گا، اس کے پردہ کو کھینچ کر پھاڑ دے گا‘‘ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس وقت اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھ رہا ہوں، وہ کشادہ اور ابھری ہوئی پیشانی والا شخص بیت اللہ پر لوہے کے ایسے ہتھیار سے ضربیں لگا رہا ہے، جو چٹانوں کو بھی پاش پاش کر دیتا ہے۔‘‘

جبکہ اہل علم وفہم اور اصحاب بصیرت سے مخفی نہیں کہ کعبہ کو ڈھانے والا ملعون سیاہ فام جب نعوذ باللہ کعبہ کو ڈھائے گا تو پھر دنیا کا نظام زیادہ دیر باقی نہیں رہ سکے گا، جلد قیامت قائم ہو جائے گی اور کائنات کی بساط لپیٹ دی جائے گی۔ چنانچہ تیسری صدی کے محقق امام نعیم بن حمادؒ نے اپنی کتاب ’’الفتن‘‘ میں علامات قیامت کی جو ترتیب قائم کی ہے وہ کچھ یوں ہے:

قرب قیامت میں اہل بیت کا دشمن سفیانی ظاہر ہوگا پھر حضرت مہدی علیہ الرضوان تشریف لائیں گے، ان کی عیسائیوں سے جنگیں ہوں گی، ان کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا، مسلمان قوت میں آجائیں گے، اور حضرت مہدی علیہ الرضوان مسلمان فوجوں کو منظم کریں گے، ان کے خلاف فوج کشی کرنے والے سفیانی کا لشکر بیدا کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گا۔

اسی دوران دجال ظاہر ہوگا، وہ دنیا بھر کا چکر لگائے گا، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور دمشق کے علاوہ ہر شہر میں داخل ہوگا، وہ دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کا تعاقب کریں گے اور مقام لد پر اس کو جا کر قتل کریں گے۔ اسی دوران یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہلاک ہو جائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح کریں گے، ان کی اولاد ہوگی، وہ چالیس سال تک دنیا پر حکومت کریں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، وہ جزیہ کو ختم کریں گے، اور زمین اپنے خزانے اگل دے گی، دنیا میں تمام اہل کتاب مسلمان ہو جائیں گے اور دنیا اس سے قبل جس طرح ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی، ان کے دور میں عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وصال ہوگا، مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں دفن کیا جائے گا۔ اس کے بعد دنیا میں دوبارہ کفر وشرک اور شر وفساد کا دور دورہ ہوگا، اور وہ پتلی ٹانگوں والا سیاہ فام بیت اللہ کو ڈھائے گا اور قیامت قائم ہوگی۔ جبکہ علامہ سید محمد بن رسول برزنجی حسینی م:۱۱۰۳ھ نے اپنی تالیف ’’الاشاعۃ لاشراط الساعۃ‘‘ میں ایک روایت یہ بھی نقل کی ہے کہ پتلی پتلی ٹانگوں والا حبشی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی ہی میں بیت اللہ کو ڈھائے گا۔

الغرض حالات وقرائن اور احادیث وآثار سے اندازہ ہوتا ہے کہ اوباما، سیاہ فام ضرور ہے مگر یہ وہ حبشی نہیں ہے، جو بیت اللہ کو ڈھائے گا، اس لئے کہ ابھی بہت سی علامات قیامت کا ظاہر ہونا باقی ہے۔ لہٰذا مسلمان خواہ مخواہ بددل اور مایوس نہ ہوں اور ہمت وجرأت سے کام لیتے ہوئے کفر اور ارباب کفر کا مقابلہ جاری رکھیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ

اسلامی اصول کی روشنی میں

مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

حامداً و مصلیاً۔ امام حجۃ الاسلام غزالی "مقاصد الفلاسفہ" وغیرہ میں فرماتے ہیں:

"یونانیوں کے علوم میں حساب، ہندسہ اور اقلیدس، یقینی علوم تھے ان کو یقینی اور صحیح پا کر ان کے بقیہ علوم الٰہیات، طبعیات، نجوم وغیرہ کو بھی بعض لوگ ان کی تقلید میں صحیح خیال کرنے لگے۔"

حقیقت میں یہ ایک عام چیز ہے نہ اس عہد کی تخصیص ہے نہ یونانیوں کے علوم کی خصوصیت۔ اکثر جب لوگ کسی کی شخصیت سے مرعوب ہو جاتے ہیں ان کے بعض خود ساختہ غلط نظریات وافکار کو بھی یا تو صحیح مان لیتے ہیں یا اس میں تاویل کے درپے ہو جاتے ہیں اور ان کی شخصیت کو بچاتے رہتے ہیں۔ آج کل بھی وبا پھیل رہی ہے، بعض مشاہیر جن کے بعض کمالات وخصائص عوام میں مسلم ہو گئے ہیں، اکثر لوگ ان کی شخصیت اور بعض خصوصیات سے مرعوب ہو کر ان کے بقیہ خیالات وافکار کو بھی صحیح تصور کرنے لگتے ہیں اور بسا اوقات اس میں غلو کرکے ان ہی تحقیقات کو صحیح نظریات سمجھنے لگتے ہیں، اس عقلی ترقی کے دور میں یہ چیز خود دنیا کے دوسرے عجائبات کی طرح حیرت انگیز ہے۔ ایک طرف کبار امت اور اساطین اسلام، عائدین اشعری، ماتریدی، باقلانی غزالی، رازی، آمدی وغیرہ جیسے محققین اسلام کی تحقیر کی جاتی ہے، کبار فقہاء امت اور اکابر محدثین کے فیصلوں کو بنظر اشتباہ دیکھا جاتا ہے اور دوسری طرف قرن حاضر کے بعض ارباب قلم کی قلمی جولانیوں سے متاثر یا ان کی شخصیت سے مرعوب ہو کر ان کے ہر فکر اور ہر خیال کو قطعی خیال کرنے لگتے ہیں، کچھ دنوں سے ہندوستان کے مؤقر جریدہ "صدق" میں نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ زیر بحث ہے جو مدتوں پہلے سے فیصلہ شدہ اور جو "فتنہ قادیانیت" کی وجہ سے پھر تقریباً چالیس سال زیر بحث رہا اور جس پر متعدد کتابیں تصنیف ہوئیں، مولوی ابوالکلام صاحب، مولوی جار اللہ صاحب، مولانا عبید اللہ صاحب سندھی وغیرہ کی تحریرات میں یہ چیز آئی اور مولانا آزاد نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ: "اگر یہ عقیدہ نجات کے لئے ضروری ہوتا تو قرآن میں کم سے کم "واقیموا الصلوٰۃ" جیسی تصریح ضروری تھی اور ہمارا اعتقاد ہے کہ کوئی مسیح اب آنے والا نہیں الخ" اس وقت بھی میں نے اس خیال کی تردید میں ایک مفصل مضمون لکھا تھا جو بعض ارباب جرائد کی مداہنت سے شائع نہ ہو سکا اور نہ اس کا مسودہ میرے پاس ہے۔ غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کو اصل داعیہ اس قسم کے خیالات میں عقلی استبداد ہے اور بدقسمتی سے اپنے عقلی معیار کو ان حضرات نے اتنا بلند سمجھا ہے کہ نبوت کا منصب گویا ان عقول قاصرہ کو دے دیا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے بعض نیک دل ارباب قلم ان ہی حضرات کی شخصیتوں سے مرعوب ہو کر غیر شعوری تقلید میں کچھ درمیانی صورت اختیار کرنے لگے ہوں۔

اہل حق کے مسلک کی تائید میں جناب محترم مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی نے ایک مقالہ "صدق" میں شائع فرمایا، اس کے جواب میں جے پور کے ایک محترم نے بہت طویل مقالہ "صدق" میں شائع فرمایا، جس کی تنقیح حسب ذیل امور میں ہو سکتی ہے:

۱- نزول مسیح کا عقیدہ صحیح ہے لیکن ظنی ہے یقینی نہیں۔

۲- نزول مسیح کے بارے میں احادیث اصطلاحی تواتر کو نہیں پہنچیں۔

۳- نزول مسیح کے بارے میں اجماع کا نقل مشتبہ ہے، غیب کے آئندہ امور میں اجماع محل نظر ہے، ممکن ہے کچھ اور اجزاء بھی تنقیح طلب ہوں، لیکن اصلی مدار ان تین چیزوں پر ہے اور یہی زیادہ اہم بھی ہیں، اس وقت اس مختصر فرصت میں اس مسئلہ کی نوعیت میں بعض خطرناک اصولی غلطیاں جو پیش آ رہی ہیں ان کا تصفیہ مقصود ہے۔ جے پوری صاحب نہ تو میرے مخاطب خاص ہیں نہ ان کے مضمون کی سطر سطر کی تردید یا گرفت منظور ہے، نہ طالبعلمانہ بحثوں میں الجھنا مقصود ہے، نہ ان کی نیت پر حملہ ہے، صرف طالب حق کے لئے چند اصولی اساسی امور بیان کرنے ہیں، باقی جحود وعناد کا تو کوئی علاج نہیں، والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

۱- دین اسلام کے مہمات عقائد واعمال یا اصول وفروع کا ایک ذخیرہ جیسے قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ کے توسط سے ہم تک پہنچا ہے، اسی طرح

اعتقادی وعملی ضروریات دین ہم تک بذریعہ توارث یا تعامل طبقہ بہ طبقہ بھی پہنچتے رہے ہیں' بلکہ اگر غور کیا جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ دین اسلام اور اس کی کل ضروریات ہم کو اسی توارث کے ذریعہ پہنچی ہیں لاکھوں کروڑوں مسلمان جن کو نہ تو قرآنی تعلیمات کی پوری خبر ہے نہ احادیث نبویہ کا علم ہے لیکن باوجود اس کے وہ دین کی مہمات وضروریات سے واقف رہتے ہیں' یہ دوسری بات ہے کہ عوام کا ایمان اجمالی ہوتا ہے' تفصیلات کے وہ اس وقت مکلف ہوتے ہیں جب ان کے علم میں آجائے۔ یہ حق تعالیٰ کا ایک مستقل احسان ہے کہ باوجود اس دینی توارث کے قرآن کریم وحدیث نبی ﷺ کی شکل میں ایک ایسا دستور اساسی بھی دے دیا کہ اگر کسی وقت مدتوں کے بعد اس دینی عملی توارث میں فتور یا قصور آجائے یا لوگ منحرف ہوجائیں تو تجدید واحیاء کے لئے ایک مکمل ''اساسی قانون'' اور علمی ذخیرہ بھی محفوظ رہے' تاکہ امم سابقہ کی طرح ضلالت کی نوبت نہ آئے اور حق تعالیٰ کی حجت پوری ہوجائے۔ اور ظاہر ہے جب کتاب الٰہی خاتم الکتب الالٰہیہ ہو اور نبی کریم خاتم الانبیاء ہوں اور دین خاتم الادیان اور امت خیر الامم ہو تو اس کے لئے یہ تحفظات ضروری تھے اور اسی لئے اس علمی قانون پر عمل کرنے کے لئے عملی نمونوں کی ایک جماعت بھی ہمیشہ موجود رہے گی' تاکہ علمی وعملی دونوں طرح حق وباطل کا امتیاز قائم رہ سکے اور پوری طرح تحفظ کیا جائے اور مزید اطمینان یا اتمام حجت کے لئے دونوں باتوں کا صاف صاف نہایت موکد طریقہ پر اعلان بھی کردیا' چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

۱-''انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔'' (سورۂ حجر:۹)

ترجمہ:...''ہم ہی نے قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں''۔

۲-اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

''لاتزال طائفة من امتی قائمین علی الحق لایضرھم من خالفھم ولا من خذلھم حتی یاتی امر الله وھم علی ذلک۔'' (بخاری)

ترجمہ:...''ایک گروہ قیامت تک ہمیشہ کے لئے دین حق پر قائم رہے گا' کسی کے امداد نہ کرنے سے یا مخالفت کرنے سے ان کا کچھ نہ بگڑے گا''۔

اور میرے خیال ناقص میں تو ''فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون'' اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل علم سے پوچھتے رہو۔ میں بھی ایک لطیف اشارہ ہے کہ ہر دور میں کچھ اہل حق ضرور ہوں گے۔

بہر حال اتنی بات واضح ہوئی کہ ''محافظین حق'' اور ''قائمین علی الحق'' کا ایک گروہ قیامت تک ہوگا' جس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مہمات دین کے لئے صرف علمی اور ذہنی دستور اساسی ہی نہیں' بلکہ ایک ''عملی نمونہ'' بھی موجود رہے گا' اور اسی طرح توارث اور تعامل کا سلسلہ بدستور جاری رہے گا۔ اگر بالفرض وہ علمی ودفتری قانون دنیا سے مفقود بھی ہوجائے تو حصول مقصود کے لئے اس گروہ کا وجود بھی کافی ہوگا۔

دین اسلام کی بہت سی ضروریات اور قطعیات مثلاً نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج' نکاح' طلاق' خرید وفروخت کی اجازت' شراب خوری' زناکاری' قتل وقتال کی حرمت وغیرہ وغیرہ بیسیوں باتیں اسی توارث کے ذریعہ سے ہم تک پہنچتی رہی ہیں' بلکہ نماز کی بعض کیفیات اور زکوٰۃ کی بعض تفصیلات نہ تو صریح قرآن سے ثابت ہیں نہ اس بارے میں احادیث ''اصطلاحی متواتر'' ہیں' لیکن باوجود اس کے دنیا جانتی ہے کہ وہ سب چیزیں ضروری اور قطعی ہیں اور اس میں کوئی شبہ بھی نہیں۔

۲-''ادلہ سمعیہ'' یعنی عقائد واحکام کے ثبوت کے لئے قرآن وحدیث کی نصوص چار قسم کی ہوتی ہیں:

الف:ثبوت ودلالت دونوں قطعی ہوں۔

ب:ثبوت قطعی ہو' دلالت ظنی ہو۔

ج:دلالت قطعی ہو' ثبوت ظنی ہو۔

د:ثبوت ودلالت دونوں ظنی ہوں۔

ثبوت کے معنی یہ ہیں کہ: اللہ ورسول کا کلام ہے۔ دلالت کے معنی یہ کہ: اس کے کلام کی مراد یہ ہے۔

قرآن واحادیث متواترہ ثبوت کے اعتبار سے دونوں قطعی ہیں' البتہ دلالت کے اعتبار سے کبھی قطعیت ہوگی' کبھی ظنیت۔

اخبار آحاد میں تیسری چوتھی قسم پائی جاتی ہے' مزید تفصیل کے لئے عبد العزیز بخاری کی کتاب ''کشف الاسرار'' شرح اصول فخر الاسلام اور شرح تحریر الاصول ابن امیر حاج وغیرہ ملاحظہ ہوں۔ پہلی قسم سے انکار کفر ہے' دوسری' تیسری قسم کے انکار سے کفر تک نوبت نہیں پہنچتی۔

۳-تصدیق رسالت جو بنیادی عقیدہ ہے' اس میں تصدیق کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ہر بات کو دل قبول کرے اور تسلیم کرے' قرآن کریم میں ''وصدق بہ'' اور ''ویسلموا تسلیما'' سے یہی مراد ہے۔ صرف کسی شے کا علم میں آجانا جو منطقی ومعقول تصدیق ہے قطعاً کافی نہیں ہے' ورنہ صرف معرفت تو بہت سے یہودیوں کو اور ہرقل کو بھی حاصل تھی' لیکن مسلمان ہونے کے لئے اور نجات کے لئے اتنی بات کافی نہ ہوئی۔

۴-احادیث متواترہ کا افادۂ قطعیت اہل حق بلکہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔

۵-اصطلاحی تواتر میں ایک شرط یہ ہے کہ ہر

دور میں نقل کرنے والے اتنے ہوں کہ غلطی اور شبہ کی گنجائش نہ رہے' نقل کرنے والوں کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں' بسا اوقات کسی خاص موقع پر پانچ خاص آدمیوں کی روایت سے یقین حاصل ہوتا ہے جو پچاس دوسروں سے کسی دوسرے موقع پر حاصل نہیں ہوسکتا ہے' اس لئے علماء اصول نے تصریح کردی ہے کہ بیان کرنے والوں یا سننے والوں کے مرتبہ سے فرق پڑ جاتا ہے اور کبھی مضمون اور بات کی نوعیت سے بھی تفاوت ہوسکتا ہے۔ دیکھئے: **فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت** (۲-۱۱۰) مطبوعہ مصر۔

۶- بعض اصولیین کے نزدیک تواتر حدیث کا مدار راویوں کی کثرت اور طرق ومخارج کی تعداد پر نہیں' بلکہ دار ومدار "تلقی بالقبول" پر ہے' جن احادیث کو قرن اول یعنی صحابہ کرامؓ کے عہد ہی میں امت نے قبول کرلیا ہے وہی متواتر ہیں' اس تعریف کے پیش نظر متواتر احادیث کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے' بعض محققین نے اسی تعریف کو زیادہ پسند کیا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عملی اعتبار سے قبولیت عامہ نفس کثرت رواۃ سے کہیں زیادہ مؤثر اور قوی ہے' اسی کو ہم نے توارث وتعامل سے تعبیر کیا ہے' عنقریب اس بات کی تائید دوسری طرح سے بھی ہوجائے گی۔

۷- قرن اول میں ناقلین شرط تواتر پر ہوں اور قرن ثانی وثالث میں کمی آجائے' یہ محض عقلی احتمال ہے' ذخیرہ حدیث میں اس کی مثال نہیں ملتی' بلکہ احادیث کی روایت میں واقعہ یہ ہے کہ یہ راوی بڑھتے گئے اور قرن ثانی وثالث میں "اخبار آحاد" کے راوی بھی اس کثرت کو پہنچ گئے ہیں جو قرن اول میں احادیث متواترہ کے بھی نہیں تھے۔

جے پوری صاحب کو یہاں بھی بظاہر اشتباہ ہے' اگرچہ آخری جزو کو خود بھی ایک مقام پر تسلیم کرگئے ہیں۔

۸- احادیث متواترہ کا ذخیرہ حدیث میں نہ ہونا یا نہایت کم ہونا دونوں دعوے تحقیق اور واقعیت کے خلاف ہیں' حافظ ابن حجرؒ وغیرہ محققین اس خیال کی تردید کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس قسم کے خیالات کا منشاء احوال رواۃ وکثرت طرق پر قلت اطلاع کے سوا اور کچھ نہیں' بلکہ فرماتے ہیں کہ صحاح ستہ میں اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں' حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے تو دو مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں جن میں احادیث متواترہ کو جمع کیا ہے:

۱- "**الازھار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ**" یہ رسالہ چھپ چکا ہے۔

۲- تدریب الراوی (ص:۱۹۱) فتح المغیث للعراقی (۱-۲۷) فتح المغیث للسخاوی (ص:۹۵)

۹- محدثین میں کبار محدثین کی رائے یہ ہے کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی وہ احادیث صحیحہ جو درجہ تواتر کو نہیں بھی پہنچیں وہ بھی قطعی ہیں اور ان سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے' استاذ ابومنصور بغدادی' امام ابواسحاق اسفرائنی' امام الحرمین' امام ابوحامد اسفرائنی' قاضی ابو طیب طبری' امام ابواسحاق شیرازی' شمس الائمہ سرخسی حنفی' قاضی عبدالوہاب مالکی' ابویعلی حنبلی' ابوخطاب حنبلی' ابن فورک' ابن طاہر مقدسی' ابونصر عبدالرحیم شافعی ابن صلاح وغیرہ محققین مذاہب اربعہ کا یہی مذہب ہے' بلکہ اکثر اشاعرہ اور عام محدثین کا بھی یہی مسلک ہے اور یہی رائے ہے۔ متاخرین میں سے ابن تیمیہ' ابن قیم' ابن کثیر' ابن حجر اور سیوطی کا بھی یہی دعویٰ ہے' نووی وغیرہ نے جو خلاف کیا ہے' حافظ ابن حجر نے اس کو بھی نزاع لفظی بتایا ہے۔ "**الافصاح فی المحاکمۃ بین النووی وابن الصلاح**" ابوعلی غانی کی جو اس موضوع پر مستقل کتاب ہے وہ بھی نزاع لفظی ٹھہراتے ہیں' فرماتے ہیں کہ: "**علم قطعی نظری**" کا افادہ سب کے یہاں مسلم ہے'

امام ابن طاہر مقدسی تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ جو صحیحین کی روایتیں نہیں ہیں لیکن صحیحین کی شرط پر ہوں وہ بھی مفید قطع ہیں۔ مکہ کے کبار تابعین میں سے عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں:

"**ان ما اجمعت علیہ الامۃ اقوی من الاسناد**"۔

ترجمہ:... "جس حدیث پر امت کا اتفاق ہو کہ یہ صحیح ہے' نفس اسناد کے تواتر سے یہ زیادہ قوی چیز ہے"۔

امام ابواسحاق اسفرائنیؒ فرماتے ہیں:

"**اھل الصنعۃ مجمعون علی ان الاخبار التی اشتمل علیھا الصحیحان مقطوع بصحۃ اصولھا ومتونھا' فمن خالف حکمہ خبراً منھا ولیس لہ تاویل سائغ للخبر نقضنا حکمہ لان ھذہ الاخبار تلقتھا الامۃ بالقبول اھ۔**" (فتح المغیث للسخاوی)

ترجمہ:... "محدثین سب اس پر متفق ہیں کہ بخاری ومسلم کی احادیث سب قطعی ہیں' اگر بغیر صحیح تاویل کوئی ایک حدیث کی بھی مخالفت کرے گا تو اس کے حکم کو ہم توڑیں گے کیونکہ امت محمدیہ نے ان احادیث کو قبول کرلیا ہے"۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں

"**الاجماع علی القول بصحۃ الخبر اقوی افادۃ العلم من مجرد کثرۃ الطرق**"۔

ترجمہ:... "کسی حدیث کی صحت پر علماء کا متفق ہونا افادہ علم (قطعیت) میں کثرت طرق سے زیادہ قوی ہے"۔

۱۰-متواتر لفظی کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ بعینہ ایک ہی لفظ سے وہ احادیث مروی ہوں' بلکہ جس لفظ سے بھی ہوں مضمون ایک ہونا چاہئے اور ایک یا دو محدثین نے جو نفی تواتر حدیث کا دعویٰ کیا تھا یا صرف ایک ہی مثال بتلائی تھی بعض محققین کے نزدیک ان کی مراد بھی یہی ہے کہ ایک لفظ سے متواتر کی ہی مثال نہیں ملتی' عزیز الوجود ہے' گویا ان کے نزدیک بھی احادیث متواترہ بہت ہیں لیکن ایک لفظ سے نہیں ہیں' صرف حدیث ''من کذب علیّ متعمداً فلیتبو! مقعدہ من النار '' کو ایسا بتلایا گیا ہے۔ اس بناء پر نزاع بھی لفظی ہوجاتا ہے۔

متواتر معنوی کے یہ معنی نہیں کہ لفظ مختلف ہوں اور مضمون سب میں ایک ہو بلکہ یہ معنی ہیں کہ ہر ایک حدیث میں مضمون الگ الگ ہو اور ایک بات قدر مشترک نکل آئے' جیسے احادیث معجزات کہ ہر ایک اگرچہ اخبار آحاد میں سے ہے لیکن نفس ثبوت معجزہ سب میں قدر مشترک ہے' اسی کو اصطلاح میں تواتر معنوی یا تواتر قدر مشترک کہتے ہیں' ملاحظہ ہو ''مسلم الثبوت'' اور اس کی شرح ''فواتح الرحموت''۔

۱۱-ادلہ شرعیہ میں ایک دلیل ''اجماع امت'' ہے' اگر اس اجماع کا ثبوت قطعی ہو تو اجماع قطعی ہوگا اور اس کا منکر بھی کافر ہوگا' جیسے دوسری قطعیات شرعیہ کا منکر۔ بعض عقائد اگرچہ اخبار آحاد سے ثابت ہوں لیکن ان پر امت کا اجماع ہوجائے وہ بھی قطعی ہوجاتے ہیں' کما فی التلویح و شرح التحریر (۳-۱۱۶) آئندہ ''غیبی امور'' کے متعلق ''علامات قیامت'' کے بارے میں اگر اجماع ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس بارے میں مخبر صادق سے جو نقل ہے وہ صحیح ہے' ملاحظہ ہو تفصیل کے لئے فواتح الرحموت شرح مسلم (۲-۲۹۶) شرح تحریر الاصول لابن امیر الحاج (۳-۱۱۶) حدوث عالم پر اجماع کے معنی بھی یہی ہیں جیسے فتح الباری (۱۲-۱۷۷) میں تقی الدین ابن دقیق العید سے منقول ہے۔ جے پوری صاحب نے اس بارے میں کس قدر تلبیس سے کام لیا ہے۔ فلیتنبہ

۱۲- جو چیز قرآن کریم یا احادیث متواترہ سے ثابت ہو یا اجماع امت سے اور دلالت بھی قطعی ہو تو وہ سب ضروریات دین میں داخل ہیں ''ضروریات دین'' کے معنی یہ ہیں کہ ان کا دین اسلام سے ہونا بالکل بدیہی ہو' خواص سے گذر کر عوام تک اس کا علم پہنچ گیا ہو' یہ نہیں کہ ہر عامی کو اس کا علم ہو' کیونکہ بسا اوقات تعلیم دین نہ ہونے سے بعض ''ضروریات دین'' کا علم عوام کو نہیں ہوتا' لیکن تعلیم کے بعد اور جان لینے کے بعد اس پر ایمان لانا ضروری ہوتا ہے' علماً نے تصریح فرمادی ہے کہ ''بعض متواترت شرعیہ'' کے جہل سے تو کفر نہیں لازم آتا' لیکن معلوم ہونے کے بعد جو دو انکار سے آدمی کافر ہوجاتا ہے' ملاحظہ ہو ''جواہر التوحید'' کی شرح (ص:۵۱) وحاشیہ ''الموافقات'' للشاطبی (۳-۱۵۶) واکفار الملحدین ص:۲۔

۱۳- ''ضروریات دین'' کا انکار کرنا یا اس میں خلاف مقصود تاویل کرنا دونوں کو علماء کرام نے موجب کفر بتلایا ہے' حجۃ الاسلام غزالی نے اس موضوع میں ''التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ'' مستقل کتاب لکھی ہے اور فیصلہ کن بحث فرمائی ہے' مدت ہوئی مصر سے چھپ کر آگئی ہے اور غالباً ہندوستان میں بھی طبع ہوئی ہے اور امام العصر محدث وقت حضرت استاذ مولانا محمد انور شاہؒ کی کتاب ''اکفار الملحدین فی ضروریات الدین'' اس موضوع پر نہایت ہی جامع اور بے مثل کتاب ہے۔

۱۴- جو چیز متواتر ہوجائے وہ دین میں ''ضروری'' ہوجاتی ہے' کیونکہ متواتر کا افادۂ علم ضروری قطعی مسلمات سے ہے' پس اگر کسی کو اس کا علم ہوجائے کہ یہ حدیث احادیث متواترہ میں سے ہے یا یہ بات حدیث متواتر سے ثابت ہے تو اس پر ایمان لانا ضروری ہوجاتا ہے' خواہ اس کا تعلق کائنات ماضیہ سے ہو یا مغیبات مستقبلہ سے ہو' خواہ عقائد کے متعلق ہو خواہ احکام کے بارے میں ہو' تصدیق رسالت کے لئے اس سے چارہ نہیں' ورنہ تکذیب رسول کا کفر ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں۔

(جاری ہے)

مولانا حسین احمد حقانیؒ کا سانحہ ارتحال

ممتاز عالم دین، بزرگ رہنما، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے خصوصی تربیت یافتہ، جامعہ حقانیہ اور جامع مسجد بلال بلدیہ سعید آباد کراچی کے بانی حضرت مولانا حسین احمد حقانی گزشتہ دنوں طویل علالت کے بعد خالق حقیقی سے جاملے۔ مولانا مرحوم نہایت متواضع، ملنسار، خوش مزاج، کشادہ دست اور متبحر عالم دین تھے بلدیہ سعید آباد کی سرزمین کو اپنے علم وعرفان کی بہاروں سے سالہا سال تک آراستہ اور معطر کرتے رہے۔ تحاریک ختم نبوت اور سواد اعظم کی تحریک میں بھی آپ نے بھرپور حصہ لیا جمعیت علماء اسلام سے دلی والہانہ لگاؤ تھا اور علاقہ بھر میں سیاسی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہے۔ مرحوم کے بھتیجے مولانا فیض الحق ان تمام کاموں میں ان کے دست راست تھے، مولانا ان دنوں اپنے آبائی گاؤں بٹگرام تشریف لے گئے تھے، جہاں انہوں نے اپنی حیات مستعار کے بقیہ دن گزارے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں مقامی علماء کرام اور عوام الناس نے شرکت کی نماز جنازہ آپ کے بھائی مولانا عبدالقادر نے پڑھائی، حق تعالیٰ شانہ حضرت حقانیؒ کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر کی نعمت سے مالا مال کرے۔ آمین ثم آمین۔

مرسلہ: مولانا محمد نذر عثمانی

غارِ حرا سے پھیلنے والی روشنی

اور جدید عالمگیر معاشروں کی بڑھتی ہوئی تاریکی

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

کوہ نور پر چڑھتے ہوئے جب میں غار حرا پر پہنچا تو میں نے اپنے دل میں کہا: یہی وہ جگہ ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت کے شرف سے نوازا تھا اور یہیں آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے اقرا پڑھائی تھی، یہیں سے وہ سورج طلوع ہوا تھا جس نے عالم کو ایک نئے نور اور نئی زندگی سے بھر دیا تھا۔

بارہا ایسا ہوتا؟ کہ عالم میں صبح ہوتی ہے، لیکن اس میں نہ کوئی نیا پن ہوتا ہے اور نہ تازگی، نہ خیر ہوتی ہے نہ سعادت، ایسا بھی ہوتا ہے کہ عالم میں صبح ہوتی ہے، انسان جاگتے ہیں، لیکن انسانیت پڑی سوتی رہتی ہے، جسم بیدار ہوتے ہیں اور دل و جان غافل رہتے ہیں۔ تاریک دن اور جھوٹی صبح عالم میں کسی نے نہیں دیکھی، لیکن اس غارِ حرا سے وہ صبح صادق طلوع ہوئی تھی، جس کے نور نے ہر چیز کو اپنے دامن میں چھپالیا تھا، جس کے پھٹتے ہی کائنات بیدار ہوگئی تھی اور تاریخ کے دھارے کا رخ بدل گیا تھا۔

رشتہ حیات میں گرہیں پڑ چکی تھیں، زندگی کے سب دروازے مقفل ہو چکے تھے عقل پر اتنے پردے پڑے ہوئے تھے، جس کے اٹھانے سے حکما اور فلاسفہ عاجز آچکے تھے، ضمیر پر تالے پڑے تھے، جس کے کھولنے سے واعظین اور مرشدین عاجز تھے، دلوں کے دروازے اس طرح بند ہو چکے تھے جسے حوادث و نفسیات بھی نہیں کھول سکتے تھے صلاحیتیں محبوس تھیں، تعلیم و تربیت اور سوسائٹی و ماحول ان سے فائدہ اٹھانے میں ناکام تھے، مدرسے مقفل تھے، جس کے کھولنے سے علماء مدرسین عاجز تھے، عدالتیں بند تھیں جنہیں فریاد خواہ اور انصاف طلب کھولنے کی قدرت نہ رکھتے تھے، خاندانوں کا حال ابتر تھا اور مصلح و مفکر اس کی اصلاح سے عاجز دولت مند اور امراء خزانہ کے سانپ بنے بیٹھے تھے، ان کے کانوں میں بھوکوں کی بھوک اور ننگوں کی عریانیت سے جوں بھی نہیں رینگتی تھی، ایسی حالت میں بڑے بڑے مصلحین اور نامی گرامی قائدین دنیا کی اصلاح سے عاجز آچکے تھے اور ان بڑے بڑے تالوں کے کھولنے سے ہمت ہار چکے تھے، انہوں نے ایک زمانہ سے ان تالوں کی کنجی کھودی تھی اور کہیں تالا بغیر اپنی کنجی کے بھی کھلا ہے؟

انہوں نے دوسری کنجیوں سے اسے کھولنے کی بہت کوشش کی، لیکن انہیں ناکامی ہوئی پھر انہوں نے چاہا کہ ان تالوں کو توڑ ڈالیں، اس میں انہیں کامیابی تو کیا ہوئی، ہاں اپنے صحیح سالم ہاتھ کو زخمی کر بیٹھے اور اس وقت اسی غار حرا میں جو متمدن دنیا سے الگ تھلگ ایک اجاڑ پہاڑ پر ہے، جہاں نہ بڑے بڑے مدرسے ہیں اور نہ اونچے اونچے کتب خانے، اس ویران غار میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اس کھوئی ہوئی کنجی کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا۔

یہ کنجی ہے صرف یہ عقیدہ کہ: ''اللہ ایک رسول برحق اور قیامت یقینی ہے'' اس کنجی سے ایک ایک مقفل دروازے کھل گئے۔

یہ نبوت کی کنجی جب عقل کے تالے میں لگائی گئی تو عقل اس قابل ہوگئی کہ وہ اچھے برے میں تمیز کر سکے، مخلوق سے خالق تک پہنچ سکے، کثرت سے وحدت کو پہچان سکے، شرک، بت پرستی اور اوہام و خرافات کو اچھے طرح سمجھ سکے۔

اس کنجی سے جب انسان کے سوئے ہوئے ضمیر کو جھنجھوڑ کر جگایا تو اس وقت اسے مردہ اور زندہ میں تمیز ہوئی اور اسے اچھے برے میں اس طرح تمیز ہونے لگی کہ گناہگار کا ضمیر اس وقت تک مطمئن نہ ہوتا تھا، جب تک کہ وہ اپنے چھپے ہوئے گناہوں کو رسول کے سامنے بیان کرکے سزا کے لئے اصرار نہ کرتا۔

ضمیر کی اسی بیداری کی بدولت گناہ گار عورت کو واپس کر دیا جاتا، لیکن وہ پھر قتل ہونے کے واسطے درِ نبوت پر حاضر ہو جاتی، گویا ضمیر کی کھٹک قتل سے زیادہ اذیت پہنچاتی تھی، اسی کا اثر تھا کہ ایک معمولی سپاہی کسریٰ کے تاج کو لوگوں کی نظروں سے بچاتا ہوا خلیفہ کی خدمت میں لے آیا، کیونکہ مالِ غنیمت میں چوری جائز نہیں ہے۔

دل پہلے پتھر کے تھے، نہ وہ نرم ہوتے تھے، نہ پگھلتے تھے، لیکن اس کنجی کے ملنے کے بعد نرم ہو گئے، حادثات کا ان پر اثر پڑتا تھا اور نشانیوں سے

نصیحت حاصل کرتے تھے۔

اس کنجی نے بند مدرسے کے دروازوں کو کھولا، جسے معلم چھوڑ چکے تھے اور جس کے طلبا گوشہ نشین ہو چکے تھے جہاں علم کی ساکھ گر چکی تھی اور معلم بے عزت ہو چکا تھا اسی کنجی نے علم کی بڑائی کو سمجھایا، عالم متعلم، مربی اور معلم کی فضیلت کو بتایا، آہستہ آہستہ اس کا اثر یہاں تک پہنچا کہ ایک ایک مسجد اور مسلمانوں کا ایک ایک گھر مدرسہ بن گیا، ہر شخص اپنے لئے متعلم اور دوسرے کے لئے معلم ہوگیا۔

اس نے جب مقفل عدالتوں کو کھولا تو ہر عالم منصف قاضی ہوگیا اور ہر حاکم اللہ کا مطیع اور منصف مزاج حاکم ہوگیا، مسلمان خود عدل کو قائم کرنے لگے، ان کے اندر اللہ کا ایمان اور یوم آخر کا یقین اس طرح جاگزیں ہوگیا کہ ان میں خود بخود عدل کی کثرت اور بے انصافی کی کمی ہوگئی، جھوٹی گواہیاں، بے انصافیاں مفقود ہوگئیں۔

جب خاندان کی اصلاح ہوئی تو باپ بیٹے کی کھوئی ہوئی محبت مل گئی، بھائی بہن کے رشتہ میں مضبوطی پیدا ہوئی، میاں بیوی کے تعلق میں زندگی آئی۔ جن خاندانوں کی حالت یہ تھی کہ ان کا ہر فرد خواہ مالک ہو یا ملازم، چھوٹا ہو یا بڑا، ذمہ دار ہو یا غیر ذمہ دار، ہر ایک خود غرض تھا، ہر ایک اپنا حق چاہتا تھا، لیکن حق ادا کرنے سے کتراتا تھا، ان خاندانوں میں ایمان کا بیج بویا، انہیں اللہ کے عتاب سے ڈرایا اور بتایا:

''اے لوگو! اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا، پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلائیں، اس اللہ سے ڈرو جس سے تم مانگتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو، بیشک اللہ ہر چیز پر نظر رکھنے والا ہے۔''

اس کے بعد خاندان کے ہر شخص پر خاندان کی بھلائی برائی کی ذمہ داری ڈالی اور کہا:

''تم میں ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''

اور اس طور خاندان اور سوسائٹی کو سدھارا، ان کے شعور کو بیدار کیا ان میں امانت اور خوف کو پیدا کیا، یہاں تک کہ لوگوں میں خشیت پیدا ہوئی اور قوم کا سردار حقیقت میں ان کا خادم ہوگیا اور قوم کا والی یتیم کے سرپرست کے مثل ہوگیا کہ اگر اسے ضرورت ہو تو وہ اس کے مال سے کچھ نہ لے، لیکن اگر وہ مجبور ہو تو اللہ کو سامنے سمجھ کر اس کے مال سے بقدر ضرورت لے لے۔

اس نبوت کی کنجی نے دولت مندوں اور تاجروں کو دنیا کی طرف سے بے پروا اور آخرت کا عاشق بنایا، انہوں نے جب اللہ کا حکم سنا:

''(حاجت مندوں) کو اللہ کے اس مال میں سے دو جو تمہارے پاس ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال کو خرچ کرنا شروع کیا، رسول نے انہیں ذخیرہ اندوزی، چور بازاری اور اللہ کے راستہ میں مال نہ خرچ کرنے سے ڈرایا اور اللہ کا فرمان سنایا کہ:

''وہ لوگ جو سونے چاندی کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہیں تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجئے جس دن کہ ان پر وہ سونا چاندی پگھلا کر ڈالا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پشتوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ جسے تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، پس کل جو تم کرتے تھے آج اس کا مزہ چکھو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام دعوت سے سوسائٹی کو ایسے صالح افراد مل گئے، جو اللہ پر ایمان رکھتے تھے، اللہ کے عذاب سے ڈرتے تھے، امانت دار تھے، آخرت کے لئے دنیا کو تج دینے والے تھے، مادی قوتوں کو روحانی قوتوں سے دبا دینے والے تھے، جو اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ وہ دنیا کے لئے نہیں ہیں بلکہ دنیا ان کے لئے ہے، ان میں کا ہر ایک اس صلاحیت کا تھا کہ اگر وہ تاجر ہو تو سچا امانت دار کھرا تاجر ہو، اگر فقیر ہو جائے تو شرافت کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے، اگر کہیں عامل بنادیا جائے تو بہترین عامل ہو، اگر دولت مند ہو جائے تو سخاوت اس کی لونڈی بنے، اگر قاضی ہو تو انصاف اس کا خادم ہو، اگر حاکم ہو تو اخلاص اور امانت اس کے جلو میں ہوں، اگر سردار بنے تو رحم اور بردباری اس کے دائیں بائیں ہوں، اگر ملازم و مزدور ہو تو قوت و امانت سے کام لے، اگر عوام کی دولت کا امین بنے تو محافظ و صاحب علم خزانچی ہو۔

ان بنیادوں پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی تھیں، اسلامی سوسائٹی اور پھر جب وقت آیا تو اسلامی حکومت وجود میں آئی، یہ سوسائٹی اور حکومت دراصل ان اخلاق وصفات کا مظہر تھی جو ان افراد میں پائے جاتے تھے، ایک یہ صالح سوسائٹی تھی، ایک امین معاشرہ تھا وہ لوگ آخرت کے واسطے دنیا کو تج دیتے تھے، وہ مادہ سے مغلوب نہیں غالب تھے، اس سوسائٹی میں تاجروں کی صداقت اور امانت تھی، غریبوں کا استغنا تھا، عاملوں کی جدوجہد تھی، دولت مندوں

کی سخاوت تھی، قاضیوں کا عدل تھا اور حاکموں کا اخلاص وامانت، مخدوموں کی تواضع اور رحمت تھی تو خادموں کی فرض شناسی اور احساس۔

اس سوسائٹی اور اس حکومت کے اثر سے وہ انسانی زندگی وجود میں آئی، جو سرتا پا ایمان وعمل صالح تھی، لینے دینے میں عدل اور اپنے اور غیر میں انصاف اس کی خصوصیات تھیں۔

میں ان خیالات میں بالکل محو رہا، مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ میں کہاں ہوں، وقفہ میں چونکا اور میں نے دیکھا کہ اب پھر انسانیت کے دروازوں پر تالے پڑ چکے ہیں، حالانکہ زندگی اس وقت سے لے کر اب تک بہت سے مراحل طے کر چکی ہے، انسانیت کے قدم بہت آگے بڑھ چکے ہیں، انسانی مسائل بہت پر پیچ ہو چکے ہیں۔ میں نے سوچا: کیا ان نئے تالوں کو ان پرانی کنجیوں سے کھولا جاسکتا ہے؟ اس بات کو صحیح وغلط ثابت کرنے کے لئے جب میں نے ان تالوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی پرانے تالے ہیں، ہاں پالش نئی ہے، آج بھی دنیا کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ افراد جو زندگی کا سنگ بنیاد ہیں، فاسد ہیں، آج ہر شخص صرف مادی طاقتوں اور ظاہری قوتوں پر ایمان رکھتا ہے، آج اسے اپنی ذات اور خواہشات سے بڑھ کر کچھ عزیز نہیں ہے، وہ خود پرستی اور خواہش پرستی میں اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ خالق اور مخلوق کا رشتہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے، انبیاء اور آخرت کے عقیدہ کا زینہ اس کے پیروں کے نیچے سے نکل چکا ہے، آج ہر شخص پوری انسانیت کی بدبختی کا منبع بن چکا ہے۔

آج کا تاجر ذخیرہ اندوز ہے، چور بازاری کرنے والا ہے، جو فقیر ہے، وہ بڑا فقیر ہے، اس کی خواہش ہر وقت یہی رہتی ہے کہ بغیر محنت دوسرے کا سب سامان اسے مل جائے، اگر وہ عامل ہے تو اپنے حقوق کے لینے میں چوکس، لیکن ادا کرنے میں ڈھیلا، اگر دولت مند ہے تو اس کا دل پتھر ہے، جو نہ پگھل سکے اور نہ اس پر کچھ اثر ہو سکے، اگر کہیں کا والی ہے تو راشی اور ظالم، اگر سردار ہے تو خود غرض اور نفس پرست، اگر خادم ہے تو خائن اور بنا ہوا کمزور ہے، اگر خزانچی ہے تو خرد برد کرنا اس کی فطرت ہے، اگر خدانخواستہ کسی حکومت کا وزیر ہے وزیر اعظم، صدر جمہوریہ ہے تو اسے اپنے احباب کی اور اپنے نفس کی خدمت سے چھٹی نہیں، اقربا پروری، احباب نوازی اس کی فطرت ہے، اگر قسمت سے لیڈر ہو گیا ہے تو وہ اپنے وطن یا نسل ہی کو پوجتا ہے، وہ اپنے ہر مخالف کی دشمنی کرے گا، خواہ اس کا مخالف حق پر ہو، اگر وہ سائنس دان ہے تو انسانیت کی تباہی اس کا طرہ امتیاز ہے، انسانیت کو فائدہ پہنچانے کی بجائے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بنانا اس کا فرض ہے۔

آج ان افراد سے حکومت مرتب ہوتی ہے، آج یہ لوگ سوسائٹی اور معاشرہ کے روح رواں ہیں، ''جیسی روح ویسے فرشتے'' ظاہر ہے ان کے مجموعہ سے حکومت بنے گی، وہ کیسی ہوگی؟ جس حکومت میں ذخیرہ اندوز اور چور بازاری کرنے والے تاجر، خود غرض فقیر، بے رحم عامل، سخت دل دولت مند، ظالم آقا، خائن ملازم، غبن کرنے والے خزانچی، موقع پرست وزراء، وطن پرست قائدین، تباہی لانے والے سائنٹسٹ، بربادی پھیلانے والے مورخ ہوں، اس سوسائٹی اور حکومت کا نقشہ کوئی کیا کھینچے؟ انہیں سے آج انسانی سوسائٹی میں وہ برائیاں پھیلی ہیں اور ان مشکلات کا سامنا ہے، جن سے انسانیت پناہ مانگ رہی ہے۔

آج مفکرین اور مصلحین ان مشکلات کے دور کرنے سے عاجز آ چکے ہیں، اب وہ ہر طرف سے مایوس ہوکر آزمائے ہوئے نسخوں کو پھر آزمارہے ہیں، کبھی وہ اس کا علاج شخصی حکومت بتاتے ہیں اور پھر دوبارہ نبض دیکھ کر نسخہ کاٹ دیتے ہیں اور علاج جمہوریت بتاتے ہیں، کوئی دوسرے فخر الاطباء اس کا علاج ڈکٹیٹرشپ بتاتے ہیں، غرضیکہ اسی طرح شخصی نظام سے جمہوریت کی طرف اور جمہوریت سے اشتراکیت اور اشتمالیت کی طرف چھلانگیں لگائی جارہی ہیں۔

لیکن حالات میں اس وقت تک تغیر نہیں ہوسکتا، جب تک کہ افراد میں تغیر نہ ہو یا تو وہ جانتے نہیں ہیں یا جان بوجھ کر انجان بن رہے ہیں کہ افراد بگڑ چکے ہیں، ان میں کمی پیدا ہو چکی ہے، اگر وہ سمجھ لیں کہ سوسائٹی کے افراد بگڑے ہوئے ہیں تو وہ اس کی اصلاح اور اس کی درستگی سے باز آجائیں، کیونکہ ان کے پاس علمی درسگاہیں، بڑی بڑی تعلیم گاہیں، اور نشرگاہیں اور تربیت گاہیں تو ہیں، لیکن ان کے پاس وہ چیز نہیں ہے جو افراد کی اصلاح کر سکے، اس کی کجی کو درست کر سکے، اس کے رخ کو شر سے خیر کی طرف موڑ سکے، جو اسے بگاڑ سے بناؤ کی طرف لا سکے، آج افراد روحانی دیوالیہ ہو چکے ہیں، ایمان سے تہی دست ہیں، ان کے پاس وہ چیز نہیں ہے جو ان کے قلب کو غذا پہنچا سکے، ایمان کو بڑھا سکے، آقا اور بندہ کے درمیان رشتہ کو استوار کر سکے، اس زندگی اور آنے والی زندگی کے تعلقات کو درست کر سکے، مادہ اور روح میں تعلق پیدا کر سکے، علم اور اخلاق کو درست کر سکے، ان کے روحانی دیوالیہ پن، اندھی مادہ پرستی اور کبر ونخوت کی حد یہ ہے کہ انہوں نے ایسے مہلک ہتھیار بنالئے ہیں جو قوموں اور ملکوں کو مسمار کر رہے ہیں، زندگی اور آبادی کو برباد کر رہے ہیں۔

☆☆..............☆☆

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

(غیر منقوطہ)

مولانا محمد ولی رازی

ہر دم درود سرورِ عالمؐ کہا کروں
ہر لمحہ محو روئے مکرم رہا کروں

اسمِ رسولؐ ہوگا، مداوائے دردِ دل
صلِ علیٰ سے دل کے دکھوں کی دوا کروں

معمور اس کو کرکے معرا سطور سے
ہر کلمہ اس کا دل کے لہو سے لکھا کروں

گو مرحلہ گراں ہے مگر ہو رہے گا طے
اسمِ رسولؐ سے ہی دَر، دل کو وا کروں

ہر دم رواں ہو دل سے درودوں کا سلسلہ
طے اس طرح سے راہ کا ہر مرحلہ کروں

دے دوں اگر رسولِ مکرمؐ کا واسطہ
دل کی ہر اک مراد ملے گر دعا کروں

اس کے علاوہ سارے سہاروں سے ٹوٹ کر
اللہ کے کرم کے سہارے رہا کروں

ہوکر رہے گا سہل ہر اک مرحلہ کڑا
اللہ کے کرم کا گر آسرا کروں

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

گزشتہ سے پیوستہ

والدین کی اطاعت اور حسن سلوک کی چند مثالیں

حکیم محمود احمد ظفر

والدین کا نافرمان جنت سے محروم ہوگا

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے: شرابی، والدین کا نافرمان اور وہ دیوث جو اپنے گھر والوں میں بے حیائی کو برقرار رکھے (یعنی انہیں اس سے نہ روکے)۔

(رواہ احمد النسائی والبزار والحاکم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو جنت میں داخل نہ کرنا اور اس کی نعمتوں سے محروم کرنا اللہ جل شانہ نے لازم کرلیا ہے: شرابی، سود خور، یتیم کا مال ناحق کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔“ (رواہ الحاکم وقال: صحیح الاسناد)

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”والدین کی نافرمانی سے بچو، اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار سال کے فاصلہ سے آئے گی لیکن اس کی خوشبو والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر کی وجہ سے اپنے آزار کو کھینچ کر چلنے والا نہ پائے گا۔ بڑائی اللہ جل شانہ کے لئے ہی ہے۔“

(رواہ الدیلمی فی مسندہ)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو، اس لئے کہ صلہ رحمی سے زیادہ جلدی کسی چیز کا ثواب نہیں ملتا اور بغاوت سے بچو، اس لئے کہ بغاوت سے زیادہ جلدی کسی چیز کی سزا نہیں ملتی اور تم والدین کی نافرمانی سے بچنا، اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار سال کے فاصلہ سے آتی ہے لیکن بخدا اسے والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر کی وجہ سے اپنا آزار لٹکا کر چلنے والا نہیں سونگھے گا، بڑائی اللہ جل شانہ کے لئے ہے، جھوٹ سب کا سب باعث گناہ ہے سوائے اس کے کہ جو کسی مسلمان کو فائدہ پہنچانے یا اس کے قرض وغیرہ کو موخر کرنے کے لئے ہو۔“

والدین کے نافرمان کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن کے نہ فرض کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے اور نہ نفل کو، والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کا منکر۔“ (رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنہ)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین گناہ ایسے ہیں، جن کے ہوتے ہوئے کوئی عمل نفع اور فائدہ نہیں دیتا: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، (۲) والدین کی نافرمانی کرنا، (۳) میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔“ (رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کے غیر ظالم والدین اس سے ناراض ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“

(رواہ ابوالحسن بن معروف کتاب فضائل بنی ہاشم)

والدین کے نافرمان کو فوری سزا

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ گناہوں میں سے جس کی سزا موخر کرنا چاہیں قیامت کے روز تک اس کو موخر فرما دیتے ہیں، سوائے والدین کی نافرمانی کے کیونکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے کہ والدین کی نافرمانی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ مرنے سے قبل دنیا ہی میں سزا دیتے ہیں (قیامت کی سزا اس دنیا کی سزا سے الگ ہوگی)۔ (رواہ البخاری فی الادب المفرد والطبرانی فی الکبیر والحاکم)

امام بخاریؒ اپنی تاریخ میں اور امام طبرانیؒ معجم کبیر میں روایت کرتے ہیں کہ: ”دو چیزوں پر اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی عذاب دے دیتے ہیں، بغاوت اور والدین کی نافرمانی۔“

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھائی اور بھلائی کے کاموں میں جن کا ثواب بہت جلدی ملتا ہے وہ والدین کی اطاعت اور صلہ رحمی ہے اور برائیوں میں سے زیادہ جلدی سزا بغاوت اور قطع رحمی کی ملتی ہے۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

سیدنا زید بن ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ گناہ ایسے ہیں جن کے کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بہت جلد سزا دیتے ہیں: بغاوت، غدر، والدین کی نافرمانی، قطع رحمی اور ناشکری۔“ (رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق)

سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری امت میں درج ذیل خصلتیں پیدا ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر مصائب کی بارشیں شروع ہوجائیں گی، (اور قیامت بالکل قریب ہوگی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱:...... جب غنیمت کا مال دولت کا مال سمجھا جائے گا (یعنی صدر مملکت، وزیر اعظم، حکومتی عہدیدار، ارکان قومی وصوبائی اسمبلی) اس مال کو اپنے باپ کا مال سمجھیں اور غریب اور نادار لوگوں میں تقسیم نہ کریں بلکہ خود کھاجائیں۔

۲:...... اور امانت کے مال کو لوٹ کا مال سمجھیں (یعنی اس کو بغیر ڈکار لئے کھاجائیں، بینکوں سے قرض لیں تو واپس نہ کریں)۔

۳:...... اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت اور اپنی ماں کی نافرمانی کرنے لگے۔

۴:...... اور زکوٰۃ کو تاوان اور ڈنڈ سمجھیں۔

۵:...... اور جب آدمی اپنے دوست کے ساتھ نیکی اور باپ کے ساتھ ظلم وستم اور برائی کرنے لگے۔

۶:...... اور مسجدوں میں (بات چیت یا درود وظائف کی شکل میں) آوازیں اونچی ہونے لگیں۔

۷:...... اور قوم کا ممبر اور سردار اس کا ذلیل ترین آدمی ہو۔

۸:...... اور ایک انسان کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے ہونے لگے۔

۹:...... اور شرابیں پی جانے لگیں۔

۱۰:...... اور ریشم (جس کو شریعت نے مردوں کے لئے حرام قرار دیا ہے) پہنا جانے لگے۔

۱۲:...... اور امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں (یعنی سلف صالحین، محدثین وفقہاء جیسے امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے ائمہؒ پر لعن طعن کریں۔

جب ایسا ہونا شروع ہوجائے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو زمین میں دھنسا کر یا پھر ان کی صورتیں مسخ کرکے عذاب دیں گے۔ (ترمذی ج۲/ص۸۵، رقم: ۲۲۱۱)

ترمذی ہی کی ایک اور روایت میں ہے:

"جب مال غنیمت کو دولت کا مال سمجھا جانے لگے اور امانت کے مال کو لوٹ کا مال سمجھا جانے لگے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، اور علم غیر دین یعنی دنیا کے لئے پڑھا جانے لگے اور ایک شخص بیوی کی تو اطاعت کرے اور فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرنے لگے، اور ایک شخص اپنے دوست کو تو قریب کرے اور باپ کو دور کرے اور مساجد میں آوازیں اونچی ہونے لگیں، اور قوم قبیلہ کا فاسق وفاجر شخص اس کا سردار بن جائے اور قوم کا لیڈر اس کا ذلیل ترین آدمی ہو، اور ایک شخص کے شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت وتکریم کی جانے لگے اور گانے والیاں اور آلات موسیقی عام ہوجائیں اور شرابیں پی جانے لگیں اور امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں پر لعن طعن کرنے لگیں تو اس وقت اس بات کے انتظار میں رہو کہ تم پر سرخ آندھیاں یا زلزلے یا خسف ومسخ (زمین میں دھنس جانا اور صورتوں کا مسخ ہونا) یا اسی قسم کی اور مسلسل چیزیں آنا شروع ہوں جیسے تسبیح کا دھاگا ٹوٹنے سے دانے مسلسل گرتے ہیں۔"

(ترمذی ج۲/ص۴۵، رقم الحدیث: ۲۲۱۱)

ان احادیث میں جو علامات قیامت دی گئی ہیں وہ آج سب علامات ظاہر ہوچکی ہیں اور ہمارے معاشرے میں یہ عام ہوگیا ہے کہ بیوی کی اطاعت ہورہی ہے، جو وہ کہتی ہے خاوند بغیر سوچے سمجھے اس کے آگے سر تسلیم خم کردیتا ہے اور والدہ کی نافرمانی ہورہی ہے بلکہ بیوی کے لئے ہر روز والدین سے لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک اور والد کے لئے نفرت کے جذبات آج کل کے نوجوانوں کا وطیرہ ہوچکا ہے۔ دوستوں کی مجلس میں اگر کوئی تعلیم یافتہ نوجوان بیٹھا ہو اور وہاں اس کا ان پڑھ باپ آجائے تو اکثر وبیشتر بیٹا باپ کو ڈانٹ دیتا ہے کہ یہاں کیوں آئے، کیونکہ نوجوان اور فیشن ایبل بیٹا ان پڑھ اور سادہ لوح باپ کو اپنے لئے باعث عار سمجھتا ہے اور اس سے نفرت کرتا ہے بلکہ بعض مرتبہ دوستوں کے سامنے اپنے باپ کو نوکر بتایا جاتا ہے۔

والدین ظالم بھی ہوں پھر بھی اطاعت ضروری ہے

سیّدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اپنے والدین کی اطاعت کرتا ہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک زندہ ہو تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اپنے والدین کا نافرمان ہوتا ہے، اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک زندہ ہو تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے، ایک شخص نے عرض کیا: "یارسول اللہ! خواہ والدین اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا: خواہ وہ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں، خواہ وہ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں، خواہ وہ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں۔"

(رواہ ابن ابی شیبہ والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان)

سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے والدین اس سے راضی ہوں، اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جس کے والدین ناراض

ہوں، اس کے لئے جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے، پوچھا گیا: خواہ وہ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں؟ فرمایا: خواہ وہ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں، خواہ وہ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں، خواہ وہ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں۔

(رواہ الدارقطنی)

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے مسلمان والدین زندہ ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیتے ہیں، اور اگر ایک ہو تو ایک دروازہ کھول دیتے ہیں اور اگر وہ ان میں سے کسی ایک کو ناراض کردے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں رہتے۔ پوچھا گیا: خواہ وہ ان پر ظلم کیوں نہ کریں؟ فرمایا: خواہ وہ اس پر ظلم کیوں نہ کریں۔

(رواہ البخاری فی الادب المفرد)

والدین کو غمگین کرنا بھی نافرمانی ہے

سیدنا علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے اپنے والدین کو غمگین کیا، اس نے ان کی نافرمانی کی۔“

(رواہ البخاری فی الادب المفرد)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ والدین کو رلانا نافرمانی ہے۔ (رواہ الخطیب)

امام بخاریؒ ”الادب المفرد“ میں زیاد بن معراق سے اور طیسلہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”والدین کو رلانا نافرمانی میں داخل ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔“

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کبیرہ گناہوں میں سے والدین کو برا بھلا کہنا (گالی دینا) بھی ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے، یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔“ (بخاری ۱۰/۳۲۸، مسلم رقم: ۹۰، مسند احمد ۲/۱۹۴)

سیدنا عمرو بن میمونؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو عرش کے پاس دیکھا، ان کو اس کے مرتبہ پر بہت رشک آیا، آپ نے اس کا سبب دریافت کیا: کہا گیا کہ ہم آپ کو اس کے اعمال صالحہ بتلائے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر جو انعامات کئے ہیں، ان کے بارے میں کسی سے حسد نہیں کرتا تھا، چغل خوری نہیں کرتا اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! بھلا اپنے والدین کی نافرمانی کون کرے گا؟ فرمایا: ان کو گالی دلانے کا ذریعہ بنے یہاں تک کہ انہیں گالی دے دی جائے۔ (رواہ احمد فی کتاب الزہد)

والدین کو تیز نگاہ سے دیکھنا بھی نافرمانی ہے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے والد کو ترچھی اور تیز نگاہ سے دیکھا اس نے والد کے ساتھ حسن سلوک نہیں کیا اور نہ ہی اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی۔

(رواہ البیہقی فی الشعب وابن مردویہ)

طبرانی کی روایت میں ہے کہ جس نے والد کو غصے میں تیز نگاہ سے دیکھا اس نے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کی یعنی چاہے زبان سے کچھ نہ کہے لیکن تیز نگاہ سے دیکھنا بھی اطاعت کے منافی اور نافرمانی میں شامل ہے۔ نافرمانی جس طرح زبان سے ہوتی ہے اس طرح قول و فعل سے بھی ہوتی ہے، اسی طرح ترچھی اور تیز نگاہ اور غصے سے دیکھنے سے بھی ہوتی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن حکیم پر عمل نہیں کیا، اس نے اس کی تلاوت ہی نہیں کی اور جس نے نافرمانی کی حالت میں والدین کی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھا، اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک ہی نہیں کیا، یہ لوگ مجھ سے بری ہیں اور میں ان سے بری ہوں۔ (رواہ الدارقطنی)

نافرمانی کی نحوست

سیدنا عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ”یارسول اللہ! میں نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہوں اور اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں، اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرے گا وہ قیامت کے روز انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا اور آپؐ نے دونوں انگلیاں اٹھائیں، جب تک کہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔ (رواہ احمد والطبرانی وابن خزیمہ وابن حبان فی صحیحین، مجمع الزوائد ۸/۱۸۸، زوائد المسند رقم: ۲۸۲۲)

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب آئے اور عرض کیا کہ ایک نوجوان کی روح پرواز کرنے والی ہے۔ اس سے کہا گیا کہ: ”لا الٰہ الا اللہ“ پڑھو لیکن وہ کلمہ نہیں پڑھ سکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”لا الٰہ الا اللہ“ پڑھو، اس نے عرض کیا: میں نہیں پڑھ سکتا، پوچھا: کیوں؟ لوگوں نے کہا کہ یہ اپنی والدہ کی نافرمانی کیا کرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا اس کی والدہ زندہ ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! آپؐ نے فرمایا: اس کو بلاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا، وہ حاضر خدمت ہوئیں،

آپ نے پوچھا: یہ آپ کا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: بتلاؤ! اگر بہت بڑا آگ کا الاؤ جلا کر تم سے یہ پوچھا جائے کہ اگر تم اس کی سفارش کر دو گی تو ہم اس کو چھوڑ دیں گے ورنہ اسے آگ کے اس الاؤ میں پھینک دیں گے، کیا تم اس کو چھوڑنے کی سفارش کرو گی؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس صورت میں، میں ضرور سفارش کروں گی۔ آپ نے فرمایا: پھر تم اللہ جل شانہ اور مجھے گواہ بنا کر اپنے اس لڑکے کو معاف کر دو اور اس سے راضی ہو جاؤ۔ اس عورت نے عرض کیا: اے اللہ! میں آپ اور آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے اس بیٹے سے راضی ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے! ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ“ پڑھو، لڑکے نے فوراً یہ کلمات پڑھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”الحمد للہ الذین انقذہ بی من النار“ (مجمع الزوائد: ۸/۱۸۹، رواہ الطبرانی واحمد باختصار کثیر)

ترجمہ: ”سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں، جس نے میری وجہ سے اس لڑکے کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔“

والدین سے اعراض کرنے والے کی سزا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں: ایک وہ جو اپنے والدین سے اعراض کرے اور وہ جو شوہر اور بیوی میں جدائی کرے اور پھر اس کے بعد اس عورت سے شادی کرے اور ایک وہ شخص جو مسلمانوں میں غلط باتیں اور افواہیں پھیلائے تا کہ ان میں بغض وحسد پیدا ہو۔“ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

سیدنا سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ جل شانہ کی مخلوق میں سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جن سے قیامت کے روز اللہ جل شانہ نہ تخاطب فرمائیں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ان کا تزکیہ و طہارت فرمائیں گے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو اپنے والدین سے بری ہو جائے اور وہ شخص جس پر کسی قوم نے احسان کیا ہو، وہ ان کے احسان کی ناشکری کرے اور ان سے بری ہو جائے۔“

(رواہ البیہقی والطبرانی فی شعب الایمان)

والدین کو مارنے والے کی سزا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سات آدمی ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، نہ ان کا تزکیہ فرمائیں گے اور نہ ان کو لوگوں کے ساتھ جمع فرمائیں گے، اور ان کو جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ پہلے آگ میں داخل فرمادیں گے، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، جو توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں: مشت زنی کرنے والا، لواطت کرنے اور کروانے والا، شراب کا رسیا، والدین کو مارنے والا حتیٰ کہ انہیں فریاد رسی کرنا پڑے، پڑوسیوں کو اتنی ایذا دینے والا کہ وہ اسے لعنت و ملامت کرنے لگیں اور پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا۔“ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

والدین کے دوستوں کی حق تلفی کرنے کی سزا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اپنے والد کے دوستوں کا خیال رکھو، ان سے قطع تعلق نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا نور سلب کرلیں گے۔“

(رواہ البخاری فی الادب المفرد والطبرانی والبیہقی)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کعب الاحبار سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جو کتاب سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی، اس میں لکھا ہے: والد کے دوستوں کا خیال رکھنا، ان سے قطع تعلق نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا نور سلب فرمالیں گے۔“

(رواہ البخاری فی الادب المفرد والطبرانی والبیہقی)

قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب کس کو دیا جائے گا؟

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص کے والدین یا ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے، پھر وہ ان کے لئے مستقل استغفار اور دعا کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے فرمانبردار لکھ دیتے ہیں۔“

(رواہ البیہقی فی الشعب)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے اپنے والدین کے انتقال کے بعد ان کا قرضہ ادا کیا اور ان کی نذر پوری کی اور ان کو برا بھلا کہنے کا سبب نہ بنا تو وہ خواہ (زندگی میں) ان کا نافرمان کیوں نہ ہو، تب بھی ان کا فرمانبردار لکھ دیا جائے گا۔“ (رواہ ابن عساکر)

سیدنا عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے اپنے والدین کی قسم پوری کی، ان کے قرضے کو ادا کیا اور ان کو برا بھلا کہلانے کا سبب نہ بنا تو اسے فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے خواہ وہ ان کی زندگی میں نافرمان کیوں نہ ہو؟“

(رواہ الطبرانی فی الاوسط برقم: ۵۸۱۹، مجمع الزوائد: ۸/۱۸۱)

☆☆.........☆☆

عالمِ آب وخاک میں تیرے ظہور سے فروغ

محمود جمال

ذوقِ اکل وشرب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت سے رغبت تھی، زیادہ ترجیح دستی، گردن اور پیٹھ (پٹھ) کے گوشت کو دیتے، ثرید (گوشت کے شوربے میں روٹی کے ٹکڑے بھگوکر) تناول فرمانا مرغوب تھا۔ پسندیدہ غذاؤں میں شہد، سرکہ، خربوزہ، ککڑی، کدو، کھچڑی، مکھن شامل تھیں، دودھ کے ساتھ کھجور کا استعمال پسند تھا، چاولوں کی کھرچن سے بھی انس تھا، میٹھا پکوان بھی مرغوب تھا، جو کے ستو استعمال فرماتے، ایک مرتبہ بادام کے ستو پیش کئے گئے تو یہ کہہ کر انکار کردیا کہ یہ امراء کی غذا ہے، گھر میں شوربا پکتا تو فرماتے کہ ہمسائے کے لئے ذرا زیادہ بنایا جائے، پانی ملا دودھ، کچی لسی اور شہد کا شربت رغبت سے نوش فرماتے۔

افراد کا الگ الگ بیٹھ کر کھانا ناپسند تھا، اکٹھے ہوکر کھانے کی تلقین فرمائی، دسترخوان پر چھوٹی چھوٹی پیالیوں اور طشتریوں میں کھانا بھی خلاف مزاج تھا، سونے چاندی کے برتنوں کو حرام قرار دیا، کانچ، مٹی، تانبے اور لکڑی کے برتن کو استعمال میں لاتے، ہاتھ دھونے کے بعد جوتا اتار کر دسترخوان پر بیٹھتے، سیدھے ہاتھ سے کھاتے اور سامنے کی طرف سے لیتے، برتن کے وسط میں ہاتھ نہ ڈالتے، ناپسندیدہ کھانا عیب نکالے بغیر خاموشی سے چھوڑ دیتے، زیادہ گرم نہ کھاتے، کھانا ہمیشہ تین انگلیوں سے لیتے اور انہیں لتھڑنے نہ دیتے، کھانے کی مجلس سے بتقاضائے مروت آخر میں اٹھتے، کھانے کے بعد ہاتھ ضرور دھوتے، کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنا پسند نہ تھا۔ (بخاری،مسلم،ترمذی)

حاتم طائی کے بیٹے کا قصہ

عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں: ایک شخص مدینہ سے آیا اور مجھے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے: ''کسی دن بنوطی کے سردار عدی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوگا'' یہ سن کر میں پریشان ہوگیا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ ہروقت سامان سفر تیار رکھے اور جونہی اسلامی لشکر کی آمد کی خبر سنے، آگاہ کردے، ایک دن غلام دوڑتا ہوا آیا اور کہا کہ مسلمانوں کا لشکر ہمارے علاقے کی طرف چلا آرہا ہے، اونٹوں پر سامان سفر بندھا ہوا تھا، میں نے اہل و عیال کو ساتھ لیا اور سیدھا شام کا رخ کیا، جہاں میری عیسائی برادری آباد تھی، وہاں میں نے جوشیہ بستی میں اقامت اختیار کرلی، گھر سے روانہ ہوتے وقت جو افراتفری مچی، اس میں میری بہن مجھ سے بچھڑی اور مسلمانوں کے ہاتھ اسیر ہوگئی۔''

اسلامی لشکر پھر مدینہ منورہ واپس آیا اور سفانہ بنت حاتم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ اس (سفانہ) نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی: ''ازراہ احسان مجھے آزاد کردیجئے، میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں، میرا باپ فوت ہوچکا اور میرا نگران بھائی بھاگ گیا ہے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارا نگران کون تھا؟

سفانہ نے جواب دیا: ''عدی بن حاتم، میرا بھائی!''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی عدی جس نے اللہ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرار اختیار کیا؟ یہ کہہ کر آپؐ تشریف لے گئے۔ دوسرے دن حضورؐ پھر ادھر سے گزرے تو سفانہ نے پھر وہی درخواست کی مگر آپؐ نے کوئی فیصلہ صادر نہ فرمایا۔ تیسرے دن پھر اس نے اپنی رہائی کی استدعا کی، اب حضورؐ نے اس کی درخواست منظور فرمائی اور اسے رہا کرنے کا حکم دیا لیکن ساتھ ہی ارشاد فرمایا: ''ابھی یہاں سے چلنے میں جلدی نہ کرو، جب تمہاری قوم کا کوئی قابل اعتماد آدمی مل جائے تو مجھے اطلاع دینا۔''

تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ قضاعہ کا ایک وفد مدینہ منورہ آیا، سفانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ جب وفد واپس جائے، اسے اس کے ساتھ بھیج دیجئے، چنانچہ آپ نے سفانہ کے مرتبے کے مطابق سواری، لباس اور زادراہ کا انتظام کرکے وفد کے ساتھ بھیج دیا، یہ لوگ سرزمین شام کی طرف جارہے تھے، جہاں عدی نے پناہ لی تھی۔ سفانہ کو علم تھا کہ عدی شام کے ایک قصبے جوشیہ میں مقیم ہیں، وہ سانڈنی پر سوار سیدھی وہاں جاپہنچی۔

عدی بیان کرتے ہیں: ''ایک دن ایک سانڈنی ہمارے گھر کے سامنے آکر رکی محمل میں ایک نقاب

پوش عورت بیٹھی تھی، معاً محمل کا پردہ اٹھا اور یہ الفاظ میرے کانوں میں پڑے: ''ظالم! قاطع رحم! تف ہے تجھ پر، اپنے اہل وعیال کو تو ساتھ لے آیا اور اپنی بہن کو تنہا چھوڑ دیا۔'' بہن کی باتیں سن کر میں سخت شرمندہ ہوا، اپنی غلطی تسلیم کی اور بڑی لجاجت کے ساتھ معافی مانگی، وہ خاموش ہوگئی، کچھ دیر آرام کر چکی تو میں نے پوچھا: ''تم نے صاحب قریش کو کیسا پایا؟'' بہن نے جواب دیا: ''جس قدر جلد ممکن ہو سکے ان سے ملو، وہ نبی ہیں، ان سے ملنے میں سبقت کرنا تمہارے لئے سرخروئی کا موجب ہوگا، اگر بادشاہ ہیں تو بھی ان سے ملنا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔''

میں نے سن کر صاحب قریش سے ملنے کا پختہ ارادہ کرلیا اور سفر کی تیاری شروع کردی، تیاری مکمل ہوگئی تو گھوڑے پر زین کسی اور سیدھا مدینے کا رخ کیا۔

مدینہ منورہ پہنچ کر عدی مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے ان کا نام پوچھا اور پھر ان کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں ایک بوڑھی عورت اور پھر ایک نوعمر لڑکے نے آپ کو روک لیا اور دیر تک باتیں کرتے رہے، جب گفتگو ختم ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے روانہ ہوئے، عدی یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا اور دل میں خیال کیا کہ یہ طرز عمل کسی دنیا دار بادشاہ کا ہرگز نہیں ہوسکتا، گھر پہنچ کر آپؐ نے باصرار عدی کو چمڑے کے گدے پر بٹھایا اور خود زمین پر بیٹھ گئے، اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عدی کے درمیان یہ گفتگو ہوئی:

رسول اکرمؐ: اے عدی! تم آج تک دین اسلام سے بھاگتے رہے، حالانکہ یہ دین ہر قدم پر سلامتی کا ضامن ہے۔

عدی: میں دین عیسوی کا پیرو ہوں اور میرا دین بھی سلامتی کی ضمانت دیتا ہے۔

رسول اکرمؐ: میں تمہارے دین کو تم سے زیادہ سمجھتا ہوں۔

عدی: (حیرت سے) وہ کس طرح؟

رسول اکرمؐ: کیا تم بطور سردار اپنے اہل قبیلہ سے پیداوار کا چوتھا حصہ نہیں لیتے؟

عدی: آپؐ نے بجا فرمایا۔

رسول اکرمؐ: کیا 'چوتھ' دین عیسوی میں جائز ہے؟

عدی سے اس سوال کا کوئی جواب نہ بن پڑا، کیونکہ یہ عمل دین عیسوی میں واقعی ناجائز تھا، اب حضورؐ نے فرمایا:

''اے عدی! تمہارا یہ خیال تمہیں دین حق (اسلام) قبول کرنے سے روک رہا ہے کہ مسلمان ایک فلاکت زدہ قوم ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں، لیکن وہ زمانہ جلد آنے والا ہے کہ یہی مسلمان، کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر قابض ہوجائیں گے۔''

عدی: (حیرت زدہ ہوکر) کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر؟

رسول اکرمؐ: ہاں! کسریٰ بن ہرمز (بادشاہ ایران) کے خزانوں پر اور تب (مسلمانوں کے پاس) مال ودولت کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ لوگوں کو دیا جائے گا اور وہ لینے سے انکار کریں گے۔ کسریٰ کے قصر ابیض پر بھی مسلمانوں کا قبضہ ہوگا۔ (عدی سے روایت ہے کہ چند سال بعد جس لشکر نے کسریٰ کے دارالحکومت مدائن اور اس کے قصر ابیض پر قبضہ کیا، اس میں وہ خود شامل تھے) اس گفتگو کے بعد عدی مشرف باسلام ہوگئے۔ (سیرت ابن ہشام، مسند احمد)

نعمتوں کی پوچھ

ایک مرتبہ آپؐ کے ہمراہیوں نے کھجوریں کھائیں پھر ٹھنڈا پانی پیا، اس کے بعد فرمایا: ''قیامت کے دن تم سے اس نعمت کی بابت پوچھا جائے گا۔''

یہ سن کر حضرت عمرؓ نے پکی کھجوروں کا ایک خوشہ زمین پر ڈال دیا، جس سے کھجوریں بکھر گئیں، پھر عرض کیا: ''کیا قیامت کے دن ہم سے اس کی بابت بھی سوال کیا جائے گا؟''

آپؐ نے فرمایا: ''ہاں! مگر تین چیزوں کے متعلق سوال نہ ہوگا، ایک تو وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر ڈھانپے، دوسرا روٹی کا وہ ٹکڑا جس سے آدمی اپنی بھوک مٹائے، تیسرا چھوٹا سادہ حجرہ جس میں ٹھہر کر گرمی، سردی سے بچ سکے۔'' (مسند احمد، بیہقی)

حقیقی مفلس

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم (روپیہ، پیسہ) ہو اور نہ مال واسباب۔ آپؐ نے فرمایا: میری امت میں سے قیامت کے دن مفلس وہ شخص ہوگا جو دنیا سے (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) ہر قسم کی عبادت لے کر آیا اور ساتھ ہی کسی کو گالی دینے، تہمت لگانے، مال کھا جانے، ناحق مار ڈالنے اور کسی کو ناحق پیٹنے کے گناہ بھی ساتھ لائے گا، اب ہر مظلوم کو اس کی نیکیوں میں سے نیکیاں دی جائیں گی اور لوگوں کے حق (پھر بھی) باقی رہ جائیں گے تو ان حق داروں کے گناہ اس کے حساب میں ڈال دیئے جائیں گے اور پھر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم)

برائی کا بدلہ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اس طرح مت کہو کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں گے اور اگر ظلم کریں تو ہم بھی ظلم (ہی) کریں گے بلکہ

اپنے لئے یہ امر قرار دو کہ اگر نیکی کریں تو تم بھی نیکی کرو اور اگر (وہ) برائی کریں، تو تم (اس کے جواب میں) برائی نہ کرو۔" (ترمذی)

متعصب شخص

حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو لوگوں کو عصبیت (تعصب) کی دعوت دے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت کے سبب لوگوں میں جنگ کروائے اور وہ شخص (بھی) ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی حالت میں مرے۔"

ہدیہ اور تحائف

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپس میں ہدیہ اور تحائف کا تبادلہ کرتے رہو کہ باہمی محبت بڑھے۔" (صحیح بخاری)

آپؐ نے فرمایا کہ ایسے شخص کا ہدیہ قبول کرو جو ہدیے کا طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنجش کی نوبت آئے گی لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اسے کچھ بدلہ دیا جائے، اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثناء صفت ہی بیان کرو اور لوگوں کے روبرو اس کے احسان کو ظاہر کرو، ثناء صفت کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے، "جزاک اللہ خیرا" محسن کا شکریہ ادا نہ کیا تو خدا تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ ہوگا۔ (مسند احمد)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ اگر کوئی تمہاری خاطر داری کو خوشبو، تیل، دودھ یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ لو، تیل لگا لو، دودھ پی لو یا تکیہ کمر سے لگا لو تو قبول کرلو، انکار و عذر مت کرو، کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا، جس کا بار تم سے نہ اٹھ سکتا ہو، لیکن دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

دی ہوئی شے واپس نہ لو

حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو کوئی چیز دے کر واپس لینا درست نہیں مگر باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے کر واپس لے سکتا ہے... جو شخص کسی کو کوئی چیز دے کر واپس لے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور جب پیٹ بھر گیا تو قے کر دی اور پھر اسے چاٹنے لگا۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

کم گوئی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص خاموش رہا، اس نے نجات پائی۔" (مسند احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی)

آپؐ نے فرمایا: تمام اعضاء سے زیادہ زبان کو عذاب ملے گا، زبان کہے گی: "اے رب! تو نے جسم کے کسی عضو کو اتنا عذاب نہیں دیا جتنا مجھے دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ سے ایسی بات نکلی تھی جو مشرق سے مغرب تک پہنچ جاتی، مجھے اپنی عزت کی قسم! تجھ کو تمام اعضاء سے زیادہ عذاب دوں گا۔" (مشکوٰۃ)

صلح کی خاطر

وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کی غرض سے اچھی باتیں کہہ دے اور بھلی باتیں آگے پہنچائے.... جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مبالغے اور چاپلوسی کے ساتھ تعریف اور خوشامد کرے تو اس کے منہ پر خاک ڈال دو... بدترین لوگ وہ ہیں جو دو منہ رکھتے ہیں، جب ایک کے پاس جائیں تو اس کی کہیں اور جب دوسرے کے پاس جائیں تو اس کی۔ (بخاری، مسلم)

جنت کی ضمانت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص مجھ سے عہد کرے کہ وہ اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" (مشکوٰۃ)

دنیاداری اور حصول آخرت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں اہم پیغام یہ ہے کہ حصول آخرت ترک دنیا اور گوشہ نشینی میں نہیں، درویشوں کی خانقاہوں کے اندر نہیں بلکہ یہ مراسم دنیا، معمولات انسانی اور روابط اقارب کے اندر موجود ہے، جس روحانی اور اخلاق بلندی کو دنیا فقراً اور درویشوں میں تلاش کرتی تھی وہ کمال روحانیت آپؐ نے حکومت، عدالت اور تجارت کے ایوانوں سے لوگوں میں تقسیم کیا۔

آپؐ نے انسان کی اس غلط فہمی کو دور کیا کہ ولایت صرف ترک دنیا سے حاصل ہوتی ہے اور یہ ثابت کیا کہ آدمی ایک حاکم، سپہ سالار، تاجر اور صنعتکار ہوکر بھی خدا ترس، دیانت دار اور روحانی مرتبے کا حامل ہو سکتا ہے۔

لکھتے ہیں:

"دراصل انسان خود سے کچھ ایسا بدگمان ہے کہ اسے انسانیت میں قدسی و

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

ملوتی صفات کے وجود کا کم یقین آتا ہے، وہ اپنے آپ کو محض کمزوریوں کا مجموعہ سمجھتا ہے، وہ یہ نہیں سمجھتا کہ حق تعالیٰ نے اس میں وہ قوتیں بھی ودیعت کی ہیں جو اسے بشر ہونے اور بشری صفات سے متصف رہنے کے باوجود ملائکہ سے بھی بلند درجے تک پہنچا سکتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب بھی دنیا میں انسان نے خود کو خدا کے نمائندے کی حیثیت سے پیش کیا، تو ہم جنسوں نے پہلے تو یہ دیکھ کر کہ یہ گوشت پوست کا انسان ہے، اسے خدا رسیدہ ماننے سے صاف انکار کردیا، جب بالآخر اس کی ذات میں غیر معمولی محاسن کا جلوہ دیکھ کر سر عقیدت جھکایا، تو پھر کہا کہ جو ہستی ایسی غیر معمولی خوبیوں کی مالک ہو وہ ہرگز بشر نہیں ہوسکتی، پھر کسی گروہ نے اسے خدا بنایا اور کسی نے حلول کا عقیدہ ایجاد کرکے یقین کرلیا کہ خدا نے اس کی شکل میں ظہور کیا تھا، کسی نے اس کے اندر خدائی صفات اور خداوندانہ اختیارات کا گمان کیا...اور کسی نے حکم لگادیا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ سبحانہ و تعالیٰ عما یصفون۔"

واقعہ شق القمر

اس معجزہ کے بارے میں ڈاکٹر حمید اللہ موجودہ سائنسی حوالے سے جو دلیل لائے، وہ قابل غور ہے، لکھتے ہیں:

"ایک دن مکہ کے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ حق تعالیٰ شانہ کے پیغمبر ہیں تو چاند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے دکھائیں، آپؐ نے چاند کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا تو وہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا جسے ہر شخص نے دیکھا، وہ کچھ دیر ایسے ہی رہا اور پھر جڑ گیا۔

تحقیق و جستجو اور غور و خوض کی خاطر کئے گئے سفر کے دوران امریکیوں نے قریبی فاصلے سے چاند کی جو تصاویر لیں وہ اس کی سطح پر ایک بڑے شگاف کا لمبا نشان ظاہر کرتی ہیں، وہ چاند کے درمیان سے چلتا ہوا ایک کونے سے دوسرے تک جاتا ہے، یہ شگاف تقریباً ایک میل (ایک کلومیٹر ۲۰۰ میٹر) لمبا ہے، امریکی اسے "ریڈلی رل" (Radley Rill) کہتے ہیں۔

اس شگاف کا قریبی جائزہ لینے کے لئے اپالو خلائی جہاز بھیجا گیا، مگر اس کے نتائج آج تک خفیہ رکھے گئے ہیں،

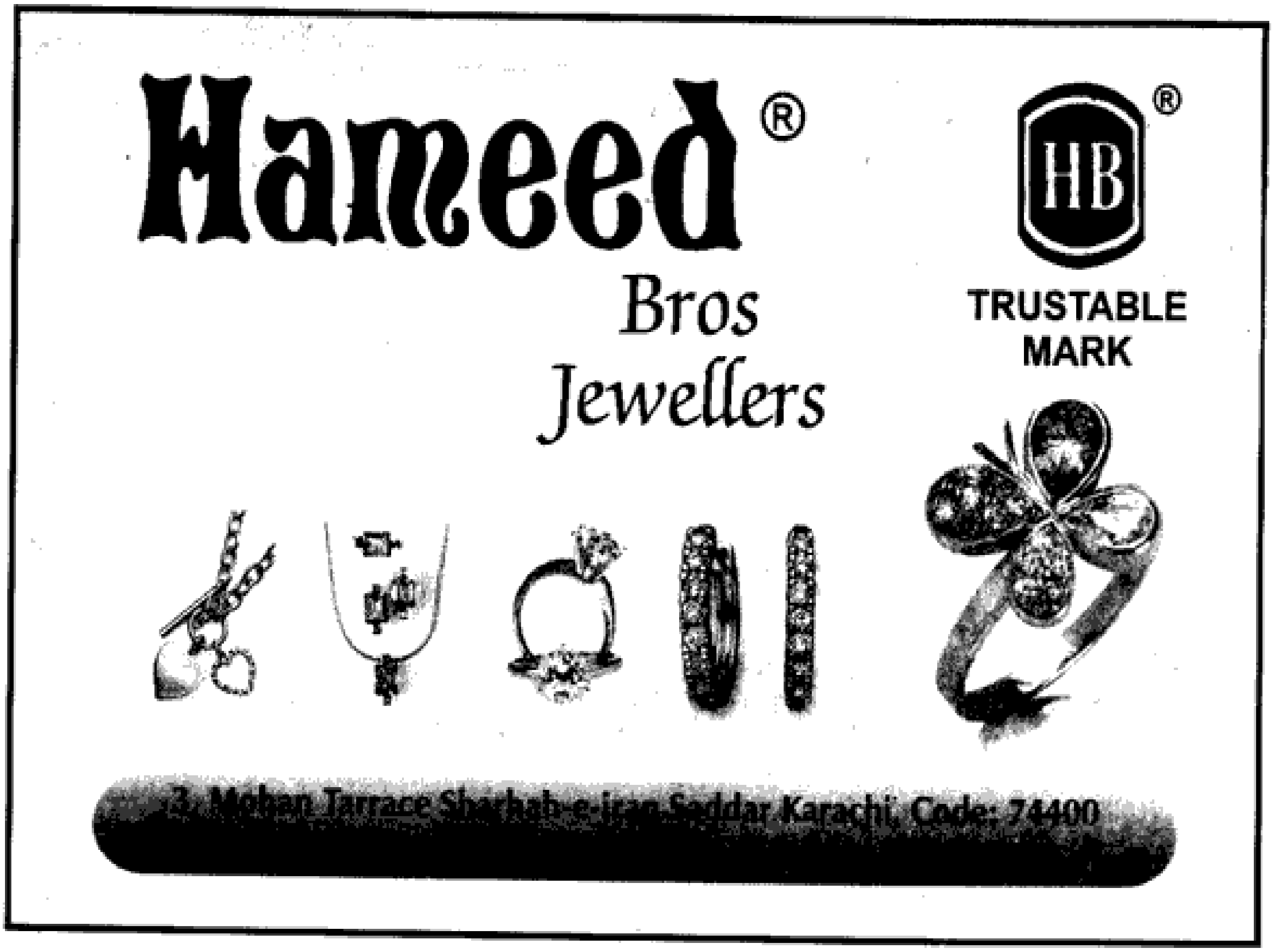

کیوں؟ کیونکہ انگلینڈ کے روزنامے گارڈین نے ۲۹/ جولائی ۱۹۷۱ء کی اپنی اشاعت میں مغربی عوام کو خبردار کیا کہ ان نتائج سے مسلمانوں کو تقویت ملے گی اور وہ یہ اعلان کریں گے کہ: ”چاند دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ رسول خدا کی سچائی اور صداقت کا ایک اور ثبوت ہے‘ شاید کوئی مسلمان فلک پیا کسی روز سائنسی تحقیق کے اس کام کی ذمہ داری لے۔“ شگاف کی اصلیت پر روشنی ڈالے اور ہمیں بتائے کہ کیا یہ اس قطار کا حصہ ہے جس سے شق القمر کا معجزہ وقوع ہوا تھا؟“

منشورِ انسانیت

حجۃ الوداع کے موقع پر آپ کا یہ خطبہ بلاشک و شبہ منشور انسانیت کہلانے کا حق دار ہے، چند نکات ملاحظہ ہوں:

۱:...... خبردار! مجرم اپنے جرم کا ذمہ دار آپ ہی، باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جرم کا جواب دہ باپ نہیں۔

۲:...... اگر کوئی ناک کٹا اور کان کٹا حبشی غلام بھی تمہارے اوپر مقرر کردیا جائے اور وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے تو تم اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔

۳:...... آج کے اس دن اور اس شہر کی طرح بلاشبہ تمہارا خون، تمہارا مال، تمہاری عزتیں، تمہاری جان اور تمہاری اولاد باہم ایک دوسرے کے لئے محترم ہیں، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔

۴:...... جس کسی کے پاس کسی کی امانت ہو وہ امانت اسے پہنچادے۔

۵:...... لوگو! بے شک جاہلیت کے سارے امتیازات (فضیلت و برتری کے سارے دعوے) ختم کردیئے گئے ہیں۔

۶:...... کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر، کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔

۷:...... لوگو! تمہاری بیویوں کا تمہارے اوپر حق اور تمہارا حق ان پر ہے۔

۸:...... نہ میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت۔

۹:...... کسی عورت کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دے۔

۱۰:...... غلاموں کا خیال رکھنا، انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور ویسا ہی پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو۔

۱۱:...... مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں، مہاجر وہ ہے جو اللہ کی حرام کردہ برائیوں کو ترک کرے اور مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت کی راہ میں اپنے نفس سے جہاد کیا۔

۱۲:...... دینی معاملات میں غلو (مبالغے) سے بچنا کہ تم سے پہلے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کردیئے گئے۔

حیات مبارکہ سے صرف وہ باتیں لی گئی ہیں جو ہمارے لئے دنیا کی بہتری اور اخروی نجات کا باعث ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کی کہانی تو ہمارے سینوں پہ لکھی ہے، ہمارے اسکول کے بچوں تک کو ازبر یاد ہے لیکن جو باتیں یاد رکھنے کی ہیں وہی ہم اکثر بھول جاتے ہیں۔

مثلاً ہم بھول گئے کہ جھوٹ، جو ہم دن میں کم از کم چھتیس مرتبہ بولتے ہیں، کبیرہ گناہوں کے برابر ایک گناہ ہے، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہمسائے کو کبھی تنگ نہ کرنا، اس سے محبت کا برتاؤ کرنا یاد رہا؟ نہیں۔ فرمایا تھا کہ جب گوشت پکاؤ تو شوربے میں پانی کا مزید ایک پیالہ ہمسائے کی خاطر ڈال لینا، فرمایا کہ اگر تیرا ہمسایہ تیرے شر سے محفوظ نہیں تو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں یقین کرلے، حصول جنت کے راستے بڑے کٹھن ہیں، صرف ایک بہت آسان اور شارٹ کٹ راستہ یعنی ”احسان بالوالدین“ (والدین پر احسان کرو) جو ہمیں بالکل یاد نہیں رہتا۔

خیر البشر کا یوم ولادت تو ہم منالیتے ہیں لیکن جو کچھ آپ ﷺ نے کہا، وہ کرنے کو تیار نہیں ہوتے، ذرا زحمت دے کر سوچئے کہ ہماری زندگی اور ہمارے معاشرے سے خیر اور برکت، اطمینان قلب روٹھ کر کہاں چلے گئے؟ سچ تو یہ ہے کہ ساری رحمتیں رحمت عالم کا حکم ماننے کے ساتھ مشروط تھیں اور آپ ہی سے تعلق استوار رکھنے کے نتیجے میں ہمیں سب کچھ حاصل تھا:

عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

☆☆......☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

خبروں پر ایک نظر

اراکین رابطہ کمیٹی کا لاہور کے قرب وجوار کے شہروں کا دورہ

بادشاہی مسجد لاہور میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی دعوت

چوکی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۱/اپریل کو بادشاہی مسجد میں ہونیوالی تاریخی ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں اراکین رابطہ کمیٹی نے لاہور کے قریبی تحصیل واضلاع کا دورہ کیا۔ رابطہ کمیٹی کے اراکین میاں عبدالرحمٰن، مولانا عبدالروف فاروقی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری نذیر احمد، قاری محمد رفیق، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی نے چوکی کے مدرسہ دینیہ میں علماء کے اجلاس میں شرکت کی۔ اراکین نے چوکی کے علماء کرام کو ۱۱/اپریل کی ختم نبوت کانفرنس کامیاب بنانے اور جلوسوں کی شکل میں شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ کانفرنس اس تشتت وافتراق کی مسموم فضا میں اتحاد امت کا مظہر ہوگی، جس میں امت مسلمہ کو مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا جائے گا۔ علمائے چوکی نے تاریخی ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی جس میں پروفیسر مسعود، مولانا نور محمد شاکر، مولانا محمد خالد شامل ہیں۔ بعد از نماز ظہر رابطہ کمیٹی نے اوکاڑہ کی مرکزی عیدگاہ میں کثیر تعداد میں شہر بھر کے علماء کرام کے اجلاس میں شرکت کی ان کو بادشاہی مسجد میں منعقد ہونے والی کانفرنس کی دعوت دی اوکاڑہ کے علماء نے وعدہ کیا کہ ہم اوکاڑا اور گردونواح سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو لے کر ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ علماء نے مزید کہا کہ ختم نبوت کی حفاظت ہمارا اولین فرض ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمیں دن رات ایک کرکے بادشاہی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب کریں گے۔ بعد نماز عصر چونیاں میں علماء کرام کے ساتھ میٹنگ کی، ان کو بادشاہی مسجد میں ہونے والی تاریخی ختم نبوت کانفرنس میں جوق در جوق شرکت کی دعوت دی، چونیاں کے علماء نے رابطہ کمیٹی کو اعتماد دلایا کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو لے کر کانفرنس میں شرکت کریں۔ دریں اثنا تاریخی ختم نبوت کانفرنس کی رابطہ کمیٹی کے اراکین نے گزشتہ روز شیخوپورہ کا دورہ کیا۔ جامعہ فاروقیہ، جامعہ اسلامیہ، جامعہ توحیدیہ اور دیگر مدارس کے علماء، مہتمم حضرات اور شیخوپورہ شہر کی تاجر برادری سے ملاقات اور انہیں کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اس موقع پر میاں عبدالرحمٰن نے علماء و طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت امت مسلمہ کے جسم میں ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے، ختم نبوت ایک اجماعی عقیدہ ہے اور ہم سب کا دینی فریضہ ہے کہ ہم اجتماعی طور پر عقیدۂ ختم نبوت کے لئے اپنی جان، مال، عزت و آبرو حتی کہ اولاد بھی قربان کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کریں۔ قادیانیت بڑے پیمانے پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے میدان عمل میں ہے اور ان کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بادشاہی مسجد لاہور میں تاریخی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہم سب نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جذبہ ایمانی سے کام کرنا ہے، کیونکہ کانفرنس کی کامیابی قادیانیت کی موت ہوگی۔ آخر میں شیخوپورہ کے تمام علماء کرام اور تاجروں نے اراکین کمیٹی سے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کرنے کا عہد کیا۔

سوات، وزیرستان، وانا اور بلوچستان میں فوجی آپریشن بند کیا جائے: مجلس عاملہ

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس صوبائی امیر مولانا عبدالواحد کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں مجلس کی گزشتہ تین ماہ کی کارکردگی بالخصوص قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کا جائزہ لیا گیا، اجلاس میں آئندہ تین ماہ کے لئے تبلیغی پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ طے ہوا کہ علماء کرام شہر کے مختلف علاقوں کی مساجد میں درس قرآن دیں گے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں اور چال بازیوں سے مسلمانوں کو آگاہ کریں گے، اجلاس میں مارچ (ربیع الاول) میں شہدائے ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ ہوا، جس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کے سربراہ مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، ارکان حاجی تاج محمد، حاجی نعمت اللہ خان اور حاجی خلیل الرحمٰن ہوں گے جو ملک کے ممتاز علماء کرام سے رابطہ قائم کریں گے۔ اجلاس میں خصوصی تبلیغی ملاقاتوں کے لئے مولانا عبدالواحد، مولانا قاری انوار الحق حقانی، مولانا قاری عبداللہ منیر اور حاجی سید گل محمد آغا پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی۔

اجلاس میں مولانا قاری عبداللہ منیر، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا محمد یوسف نقشبندی، حاجی تاج محمد، حاجی نعمت اللہ، حاجی سید گل محمد آغا، سید محمد شریف دومڑ، غازی عبدالرحمٰن، حاجی محمد نواز اور قاری حمزہ

ملوک نے شرکت کی۔ دریں اثنا ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ سوات، وزیرستان، وانا اور بلوچستان کی صورتحال ملکی سلامتی کے لئے انتہائی خطرناک ہے، وہاں کے مسائل کا حل فوجی آپریشن نہیں ہے، بے گناہ مسلمان امریکی و پاکستانی فورسز کے میزائلوں کی زد میں ہیں، عام شہری، معصوم بچے اور عورتیں مر رہے ہیں، جنھیں دہشت گردوں کی ہلاکت قرار دے کر فتح کی جھنڈے گاڑے جا رہے ہیں، حکمران ملک کے حال پر رحم کریں مشرقی پاکستان والے حالات کو نہ دہرائیں، امریکا کی غلامی سے نکل کر ملک کی سلامتی اور خودمختاری پر توجہ دیں اور آپریشن بند کریں، مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے کی۔ اجلاس میں مختلف امور پر غور ہوا دوسری قرارداد میں مطالبہ کیا کہ ملک کے دفاع، قومی وحدت کے تحفظ اور ملکی سالمیت کے بچاؤ کے لئے پوری قوم مکمل اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کرے اور تمام دینی اور سیاسی حلقے بھارتی دھمکیوں اور پاکستان کی سالمیت اور سرحدات کے تقدس کے خلاف ہونے والی بین الاقوامی کارروائی کے خلاف متحد ہوجائیں۔ اجلاس میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرے، کیونکہ قادیانی گروہ نہ صرف تحفظ ختم نبوت کے بارے میں پاکستان کے دستوری اور قانونی اقدامات کو سبوتاژ کرنے کے لئے مسلسل سرگرم عمل ہے۔ تیسری قرارداد کے ذریعے ہائر ایجوکیشن کمیشن سے مطالبہ کیا کہ دینی مدارس کے طلبا کو اسناد کے مساوی قابلیت کے سرٹیفکیٹ جاری کئے جائیں، وفاقی حکومت کی ہدایت پر بورڈ نے دینی مدارس کے طلبا کو جو میٹرک، انٹر، بی اے اور ایم اے کے مساوی اسناد جاری کی ہوئی تھیں ان کو روک دیا ہے، جس سے ملک میں ہزاروں طلبا ملازمتوں سے محروم ہو رہے ہیں یہ سندات جاری کی جائیں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا سکھر ڈویژن کا تبلیغی دورہ

سکھر (مولانا محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۹ روزہ تبلیغی دورہ پر سکھر تشریف لائے۔

۵/فروری کو بعد نماز عشاء دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت معصوم شاہ مینارہ میں یوم کشمیر کے حوالہ سے عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا عبداللطیف اشرفی، راقم الحروف، قاری ارشاد احمد، حاجی نورالدین شیخ، محمد آصف، محمد عمران، حافظ محمد زمان، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں اور مقامی راہنما قاری محمد رمضان نعمانی نے شرکت کی۔ شرکا سے خطاب کرتے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے، کیونکہ انہوں نے تقسیم کے وقت پاکستان کے حق میں ووٹ نہ دے کر انڈیا کو کشمیر کے لئے واحد زمینی راستہ مہیا کیا جو گورداسپور سے ہو کر جاتا ہے۔

۶/ فروری جمعۃ المبارک کا خطبہ آپ نے جامع مسجد جان محمد سوسائٹی گھوٹکی میں دیا، جس میں موصوف نے کہا کہ قادیانیت کے مکمل خاتمہ تک ختم نبوت کی تحریک جاری رہے گی۔ ۶/فروری بعد نماز عشاء جامع مسجد انوار عادل پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا محمد یعقوب نے کی۔ کانفرنس سے مولانا پروفیسر ابو محمد، راقم الحروف، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ قادیانیت کے تعاقب اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سندھ کے علماء کرام، مشائخ عظام اور غیور عوام کو خراج تحسین پیش کیا۔

۷/فروری دارالعلوم حمادیہ سوخاں کلہوڑ کے طلبا و اساتذہ کرام سے ۸ بجے سے پونے ۹ بجے تک عقیدہ ختم نبوت اور طلبا و علماء کی ذمہ داری کے عنوان پر خطاب کیا اور انہیں احساس دلایا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ان کے لئے اہم فریضہ ہے۔

۷/فروری جامعہ احیاء العلوم حمادیہ گھوٹکی کے تلامذہ و اساتذہ سے ۱۰ سے ۱۱ بجے تک خطاب کیا اور قادیانیوں سے گفتگو اور مناظرہ کرنے کا سہل طریقہ بتلایا۔ نیز مرزا قادیانی کے کذاب و دجال ہونے پر ۱۵ عام فہم دلائل بتلائے۔ ۷/فروری شبان ختم نبوت کی پنوعاقل کی تربیتی نشست سے خطاب کیا، جس کی صدارت شبان ختم نبوت کے صدر نے کی۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خیر القرون سے لے کر اب تک نوجوانوں کا عظیم کردار رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محافظ ناموس رسالت غازی علم الدین شہید اور غازی عامر چیمہ شہید نوجوان تھے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے اپنی صلاحیتیں صرف کریں۔ ۷/فروری جامع مسجد الفاروق پنوعاقل میں بعد نماز عشاء جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا۔ جس میں راقم الحروف کے علاوہ مولانا گل محمد خالد، مولانا خلیل الرحمٰن حمادی، عبدالغفار شیخ نے بھی خطاب کیا۔ ظہرانہ اور عشائیہ کا انتظام حافظ ایاز احمد اور شبیر احمد شیخ نے کیا۔ پنوعاقل کے اجتماعات میں زبدۃ العارفین حضرت حماداللہ ہالیجوی، مولانا نذیر حسین الحسینی، مولانا جمال اللہ الحسینی اور حضرت اقدس مولانا عبدالکریم قریشی بیر شریف کی عظیم خدمات پر انہیں شاندار خراج تحسین پیش کیا۔

۸/فروری مدرسہ فیض القرآن کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد کے سالانہ جلسہ میں مولانا محمد یعقوب کھوسو کی دعوت پر شرکت کی اور قبل نماز ظہر جلسہ سے خطاب کیا۔ جلسہ سے جمعیت علماء اسلام سندھ کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، قاری کامران احمد (حیدرآباد) نے بھی خطاب کیا۔

۹/فروری صبح نو بجے مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا عبدالخالق رحمانی کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں شرکت کی اور مختلف جماعتی، قومی امور پر مشاورت کی۔ ۹/ فروری بعد نماز عشاء جامع مسجد حنفیہ محلہ غریب آباد میں منعقدہ درس قرآن کے اجتماع سے خطاب کیا، جس کا انتظام جامعہ حنفیہ کے خطیب نے کیا۔ اس پروگرام میں مقامی ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف اشرف بھی شریک تھے۔

۱۰/فروری بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمانیہ پیراج کالونی میں منعقدہ اجتماع سے خطاب کیا۔ جس کا اہتمام مولانا نذیر احمد نے کیا، مذکورہ بالا اجتماعات میں مولانا نے کہا کہ سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنا جہاں حدوداللہ میں مداخلت ہے، وہاں اس کی آڑ میں گستاخ رسول کی سزا سزائے موت کو پس پشت ڈال کر حکمران اپنے آقاؤں، ولی نعمت امریکا، برطانیہ اور مغرب کو خوش کرنے کی کوشش میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس سلسلہ میں سوچ سمجھ کر قدم اٹھائے نیز مجلس کی سہ سالہ ممبر سازی کی مہم کا آغاز کرتے ہوئے رفقاء کو زیادہ سے زیادہ ممبر بننے کی تلقین کی۔

تحفظ ناموس رسالت ایکشن کمیٹی

حلقہ شاہ لطیف ٹاؤن کا اجلاس

کراچی (پ ر) ۹/فروری ۲۰۰۹ء بروز پیر بعد نماز عشاء، جامعہ اشرفیہ شاہ لطیف ٹاؤن میں تحفظ ناموس رسالت ایکشن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا، اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا نعت رسول مقبول حافظ محمد عمیر نے پیش کی۔ اجلاس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے مولانا عمر فاروقی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، قادیانی غیر مسلم اور مرتد ہیں، ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچانا اور ان میں شعور و آگاہی پیدا کرنا یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اجلاس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے شرکت کی، جن میں مولانا عبدالرزاق، مولانا عبدالماجد، مولانا صالح محمد، مولانا غلام یٰسین گولڑھوی، مولانا شفیع اللہ، مولانا محمد اسحاق و دیگر علماء کرام و معززین علاقہ بھی شریک تھے۔ ناظم شاہ لطیف ٹاؤن (بھینس کالونی) حاجی افضل نے کہا کہ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے لئے کام کریں اگر کوئی قادیانی کسی مسلمان کا ایمان برباد کرتا ہوا نظر آئے تو فوراً اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ نذر نیازی نے کہا کہ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ سید عبدالرحیم شاہ نے کہا کہ علماء کرام کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ہر جمعہ کے خطبہ میں ختم نبوت پر ضرور بیان کریں اور قادیانیت کے گمراہ کن عقائد کو مسلمانوں کے سامنے واشگاف الفاظ میں کھولیں۔ اس موقع پر لالہ منور، چوہدری اکرم، انور شاہ و دیگر حضرات نے تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا مسئلہ خالصتاً دینی مسئلہ ہے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ لٹریچر تقسیم کیا جائے اور کم از کم ہر ماہ ایک پروگرام تحفظ ناموس رسالت کا کیا جائے اور اس

تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت کے تعاقب میں

کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے: مجلس لاہور کے نومنتخب امیر

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مدنی الحمد کالونی، اقبال ٹاؤن میں ختم نبوت کنونشن و استقبالیہ مولانا محمد حسن صاحب نومنتخب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور، مولانا محب النبی کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں عالمی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا صاحب، رابطہ کمیٹی کے صدر میاں عبدالرحمن، قاری جمیل الرحمن اختر، قاری نذیر احمد، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا محمد غازی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا مختار الحق ظفر، مولانا محمد اسماعیل فیض، مولانا مسعود احمد، عمران ساقی، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا غضنفر عزیز و دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں جہاں پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا نے لوگوں کو معلومات تک آسان رسائی دی ہے، وہیں مسلم دشمن قوتوں کو بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کھل کھیلنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ جب تک جاں نثاران ختم نبوت موجود ہیں پوری دنیا میں ہر میدان اور ہر محاذ پر تمام اسلام مخالف قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہیں گے اور کفر اپنی ہر ذلیل حرکت پر ہمیشہ شرمندہ رہے گا۔ دریں اثناء صدر رابطہ کمیٹی مولانا عبدالرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آخری دم تک قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا اور انشاء اللہ ۱۱/اپریل کی کانفرنس ان کے تابوت میں آخری کیل ہوگی۔ مولانا محمد حسن مدظلہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ اکابرین نے مجھ پر جو اعتماد کیا یہ میرے لئے باعث فخر و سعادت ہے، انہوں نے مزید کہا کہ جہاں تک ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کا مسئلہ ہے بزرگ جہاں حکم فرمائیں گے ہمیں کبھی پیچھے نہیں پائیں گے۔

کام میں ہم علمائے کرام کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ آخر میں معزز مہمان مولانا عبدالخالق نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی پرانی یادیں تازہ کرائیں اور مولانا کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۲۸ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی تیاریاں

ٹنڈو آدم (رپورٹ: حافظ محمد فرقان انصاری)۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے اٹھائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم ۱۷/اپریل ۲۰۰۹ء بروز جمعہ کو صبح دس بجے سے رات گئے تک منعقد ہونا طے پائی ہے، جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی بزرگ راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کریں گے اور کانفرنس کی نگرانی مجلس کے بزرگ عالم دین حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ کریں گے۔ کانفرنس میں ملک بھر کے علماء کرام، مشائخ عظام، زعما اور وکلا خطاب فرمائیں گے۔ کانفرنس کے صدر استقبالیہ مجلس ٹنڈو آدم کے رہنما مفتی حفیظ الرحمن، ناظم استقبالیہ مولانا محمد راشد مدنی ہوں گے، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد طاہر مکی حنفی، حافظ محمد زاہد حجازی کے ذمہ ہوں گے۔ کانفرنس کی تیاریاں بینروں، جھنڈوں کی چھپائی اور لکھائی کا کام جاری ہے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم میں ممبر سازی کی رسیدیں مرکز سے موصول ہوتے ہی پورے شہر میں ممبر سازی جاری کردی جائے گی۔ تمام مسلمان اس میں بھرپور حصہ لے سکیں گے۔ ممبر سازی کا عمل مکمل ہونے کے فوراً بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد راشد مدنی کی نگرانی میں مقامی جماعت کا باقاعدہ تین سالہ انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ کانفرنس کے انتظامات کو حتمی شکل دینے کے لئے ۱۵/اپریل بروز جمعرات کو بعد نماز عشاء تمام کارکنان ختم نبوت کا اجلاس دفتر میں منعقد ہوگا۔

بلدیہ سعید آباد میں ختم نبوت کوئز پروگرام کا انعقاد

کراچی (رپورٹ: مولانا ابومحمد قاضی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام حلقہ بلدیہ سعید آباد میں ۸/فروری ۲۰۰۹ء بروز اتوار صبح نو بجے تا دوپہر ڈھائی بجے تک ختم نبوت کوئز پروگرام منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروگرام کے روح رواں کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے طلبا کے گوش گزار کیا کہ انعامات کا حصول اور پوزیشن حاصل کرنا نصب العین نہیں بلکہ اصل مقصد عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو تحفظ ختم نبوت کا جانباز سپاہی بنانا ہے۔ تمام طلبا اور سامعین نے اس کا خیر مقدم کیا اور دل و جان سے عزم مصمم کیا۔

مختلف اسکولز، کالجز کے طلبا نے عقیدہ ختم نبوت، نزول عیسیٰ علیہ السلام، مرزا قادیانی کی ذات اور جھوٹے دعویٰ نبوت اور دیگر موضوعات سے متعلق سوالوں کے جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں علاقہ کے علماء کرام اور معززین نے خصوصیت سے شرکت کی اور کوئز میں شریک ہونے والے دو صد کے قریب بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور ان کی بہترین تیاری پر ان کو زبردست داد دی۔ مولانا قاری حق نواز، مولانا امداد اللہ عزیز، مولانا عمر داد، مولانا سعید الرحمن، مولانا ساجد، قاری محمد اکبر مکی، حافظ محمد نعیم سابق ایم پی اے، حاجی عزیز الرحمن، حاجی محمد رفیق، محمد سردار، محمد شعیب، اسی طرح اسکول اور کالج کے لیکچرز اور پروفیسر صاحبان نے بھی اس دلچسپ پروگرام میں شرکت کی۔ سر سلیم، سر محمد افتخار، ڈاکٹر گلزادہ، ڈاکٹر قاسم، سر عزیز الرحمن، سر عبدالغفار، قاری گلزار کے علاوہ دوسرے کئی ایک حضرات بھی شریک ہوئے۔ پروگرام میں تقریباً دو صد بچوں میں سے ۲۷ طلبا وہ تھے جنہوں نے دس سوالات کے بالکل درست جواب دیئے، اس کے علاوہ ان بچوں کی بھی خاصی تعداد تھی جنہوں نے پانچ سے زیادہ یا دس سے کم سوالات کے درست جوابات دیئے اور قیمتی تحائف حاصل کئے۔ ختم نبوت کوئز پروگرام کی انتظامیہ کی طرف سے بچوں کو دیئے گئے انعامات میں جوس، چاکلیٹ، کوئن بنک، بیڈمنٹن ریکٹ، واٹر سیٹ، ٹی سیٹ، وال کلاک، ٹیبل پلانٹ اور کئی ایک قیمتی تحائف شامل تھے۔ ختم نبوت کوئز پروگرام میں جن اسکولز کے بچوں نے شرکت کی، ان کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے: کریسنٹ پبلک اسکول، الحبیب اقرأ اکیڈمی، اقرأ اسلامیہ روضۃ الاطفال، پریمئر گرامر اسکول، پی ایس انگلش پبلک اسکول، گلشن اسلامیہ سیکنڈری اسکول، اویس پبلک اسکول، رشید پبلک اسکول، اے ون پبلک اسکول، توحید پبلک اسکول، محسن چلڈرن اسکول، نوید پبلک اسکول، اقرأ فرقانیہ اسکول، آئیڈیل پبلک اسکول، ایجوکیٹر سیکنڈری اسکول، خان سیکنڈری اسکول، نیشنل پروگریسو اسکول، اقرأ حدیقۃ الاطفال، اقرأ حفاظ اسکول، دی گریس فل ہائی اسکول۔ اس کے علاوہ دیگر بچوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔ بچوں کے درمیان مقابلہ خوب رہا تاہم اقرأ فرقانیہ اسکول کے خوش نصیب سید قاسم شاہ کو میگا پرائز دیا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر علاقہ کی بزرگ شخصیت مولانا عزیز الرحمن نے پروگرام سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا، عزیز طلبا کے جذبے کو سراہا اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی تیاری کے لئے ندیم نواب، حافظ محمد اقبال، سید محمد شاہ، محمد صابر، سید انوار الحسن، سید کمال شاہ، حافظ محمد نعیم اور ان کے قابل قدر کئی ایک رفقاء نے مثالی کردار ادا کیا۔ رب کریم سب کی مساعی حسنہ کو قبول فرماتے ہوئے دارین نصیب فرمائے۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں

شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 2780337 فیکس: 2780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔